عنادل منظر

قاضی اسد ثنائی

قاضی اسد ثنائی نعتیہ غزل کے شاعر ہیں ۔ ان کے عقیدے اور عشق میں ایک سانس کا فاصلہ بھی نہیں ہے۔ ان کی نعتیں ایمانی شعور کی آئینہ دار ہوتی ہیں اور فنی لحاظ سے ان کی قدرو قیمت اپنی جگہ ہے۔

ڈاکٹر سردار سلیم، حیدرآباد

وابستگی کی کیفیات اور سرشاریٔ جذبات کا اظہار اسد ثنائی کی نعتوں کا خاص وصف رہا ہے ۔عقائد کی صحت میں بگاڑ نہ ہونے کی وجہ سے عرفی کی تیغِ دودم پر چلنے میں اُنہیں دشواری نہیں ہوتی ۔

ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط، یاوت محل

عام شاعری میں شاعر اپنے جذبہ واحساس اور طرز بیان کی تازگی سے کچھ نہ کچھ کام چلالیتا ہے ۔لیکن نعت گوئی میں صرف فنّی پختگی اور جذبے کے وفور سے بات نہیں بنتی یہاں فکرِ ونظر کی راستی اور اظہار و اسلوب کی تہذیب بھی درکار ہوتی ہے ۔اسد ثنائی کے نعتیہ مجموعے '' عید منظر'' کی مثال ہمارے سامنے ہے ۔ جواس معیار پر پورااتر تا ہے۔

نعت کے روحانی تجربے سے گذرتے ہوئے اسد ثنائی کے ہاں ایک ایسا بیانیہ تشکیل پاتا ہے جواُن کی شعری اساس میں فکری گہرائی اور فنّی تنوع کے جانب بطور خاص متوجہ کرتا ہے ۔ اُن کی نعت گوئی جذبوں کی شدت' اور شعری جمالیات کے ساتھ آمیز ہوکر تہذیبِ نعت کی جملہ ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے محاسنِ ہنر کی پاسداری میں بھی کوئی کسر اٹھانہیں رکھتی اور یہی اُن کا کمال ہے۔

سید صبیح رحمانی

مدیر نعت رنگ، کراچی

COLLECTION OF
HAMD | NAAT | MANQABAT

EID MANZAR

BY

QAZI ASAD SANAI

اسدؔ ثنائی کا تقدیسی کلام ایک الگ ذائقہ کا حامل ہے۔ اگر اصطلاحات شاعری کے حوالہ سے بات کی جائے تو صنائع معنوی ولفظی کے بیحد خوبصورت استعمال سے اپنے اشعار کو آراستہ کرنا اُنھیں بہت عمدہ انداز میں آتا ہے۔ مثال کے طور پر دو صنائع ایک تلمیح اور ایک تجنیس۔ اِن صنائع کا استعمال پھر مضامین کی انفرادیت اور اِن سب پر مستزاد محبتِ رسول و آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اِن تمام خصوصیات نے اسدؔ ثنائی کی تقدیسی شاعری کو بیحد خوبصورت اور منفرد بنادیا ہے۔ میں نے اپنی گفتگو کی سند کے بطور ''عید منظر'' سے کچھ اشعار منتخب کئے ہیں ؎

اُن کے قد کی عظمتوں کا ذکر کرنے والے لوگ — اُن کے قدموں کی حدوں تک بھی پہونچ پاویں گے کیا

طیبہ تو اُجالوں کا نگر ہے مگر اس جا — ظلمات کی ڈھارس کیلئے رات بھی ہوگی

مدینہ، رحمتیں اور میں — تمناؤں کا موسم ہے

جو جستجوئے قدوم نبی میں گم ہے اسدؔ — فقط اُسی کیلئے کنگنوں کی عزت ہے

نہیں ممکن سمجھ پانا حقیقت میرے آقا کی — بہت ہے،ہم اگر نعلین کے اسرار تک پہونچے

اِن اشعار میں مضمون آفرینی بھی ہے، صنائع کا استعمال بھی، عقیدت کا بہترین اظہار بھی اور بحیثیت مجموعی عمدہ تخلیقی اظہار بھی بہ تمام وکمال۔

میں جناب اسدؔ ثنائی کی خدمت میں تبریک عرض کرتا ہوں اور اِس مجموعۂ نعت ''عید منظر'' کا استقبال کرتا ہوں۔

سپاس گزار مداحانِ نبی
ڈاکٹر سراج اجملی
پروفیسر شعبۂ اُردو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی

ISBN 978-81-941783-6-1

عیدِ منظر

عید منظر ہے جلوۂ زیبا
جس نے دیکھا خوشی منائی ہے

EID MANZAR

By: **Qazi Asad Sanai**

2nd Edition - 2020

Price: Rs. 500/-

ISBN: 978-81-941783-6-1

18-8-253/36/A, Jamal Colony, Riyasat Nagar,
Hyderanad 500059, Telangana, India.
Cell : +91 9391301192, qaziasadsanai@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عہدِ منظر

(حمد، نعت، منقبت)

قاضی اسد ثنائی

الانصار پبلی کیشنز
Riyasat Nagar,Hyderabad

© جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

نام کتاب	:	عیدمنظر (حمد، نعت، منقبت)
شاعر	:	قاضی اسدؔ ثنائی
سن اشاعت اوّل	:	۲۰۱۷ء
سن اشاعت دوّم	:	محرم الحرام ۱۴۴۲ھ م ۲۰۲۰ء
تعداد اشاعت	:	500
کمپیوٹر کتابت	:	ممتاز کمپیوٹرس' 866-3-20 رحیم منزل' شاہ گنج' حیدرآباد۔2 فون: 9848615340
سرورق	:	حافظ محمد رضوان حسناتی
قیمت	:	500 روپے
مطبع	:	سائی کرشنا پرنٹرس، حیدرآباد
ناشر	:	الانصار فاؤنڈیشن، حیدرآباد

Printed by

AL-ANSAR Publications

18-8-253/36/A, Jamal Colony, Riyasat Nagar, Hyd-059.

Cell : 09391301192, qaziasadsanai@gmail.com

ملنے کے پتے

- ❖ مکتبہ الانصار، 18-8-253/36/A' جمال کالونی، ریاست نگر' حیدرآباد۔59
- ❖ شب خون کتاب گھر C'29' ہاسٹنگس روڈ' الہ آباد
- ❖ ھدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد
- ❖ ہمالیہ بک ورلڈ، معظم جاہی مارکٹ، حیدرآباد

انتساب

ابا اور امی کے نام

’جن کا دستِ کرامت میں اب بھی اپنے سر پر محسوس کرتا ہوں‘

قاضی اسدؔ ثنائی

عید گاہِ ما غریباں کوئے تو
انبساطِ عید دیدن روئے تو

صد ہزاراں عید قربانت کنم
اے ہلالِ ما خمِ ابروئے تو

امیر خسروؒ

فہرست

باب عظمت

کتابِ ہستی کا ایک نقطہ 13

اللہ ھو 15

باب مودت

نعت کے نور سے روشن ہے مجلہ میرا 19

نور آور، نور پیکر نعت ہے 21

عمر بھر کی پیاس کوثر پر بجھا پاویں گے کیا 26

ربیع الاول کے آتے آتے دلوں پہ چھایا ہے سبز موسم 28

اَوج و رفعت کے سبھی آدرش گم 30

درودوں اور سلاموں کو ہمسفر کرتے 31

قرآن سے ترسیلِ ہدایات بھی ہو گی 33

ثور میں آرام فرما احمدِ مختار ہیں 35

اُن کی کالی کملی کا فیض ہے زمانے میں 37

نبی کی یاد کے جذبے جو سینے میں سنورتے ہیں 39

محمد اسمِ اعظم ہے 41

قرآں میں مصطفیٰ کا ہے کردار بھی شریک 43

نبی کی چوکھٹ پہ کب بھلا مہر و ماہ کی حاضری نہیں ہے 45

نہ ثانی ہے نہ ہے سایہ نبی کا 47

مری آواز طیبہ کے در و دیوار تک پہنچے 50

رحمت کی بارشوں کا نظارہ ہے ہر جگہ 52

بہت حقیر سا نذرانہ پیش خدمت ہے 54

دولتِ مزّمّل و یٰسیں ہوا طٰہٰ ہوا	56
مرے پاس مجھ پہ کباڑ پھینکنے والے کے لیے پھول ہے	58
ندامت نے پلٹ کر تیسرے دن خود ہی دیکھا ہے	59
اللہ رے یہ شان، یہ شوکت رسول کی	61
اسدؔ جب نعت سُن نے پر نبی مائل نظر آئے	63
ملی جو نعت کو فرصت رسولِ اکرم کی	65
محمد سرِّ وحدت کا خزانہ	67
جسم و جاں کی سلطنت پر حکمراں کوئی نہیں	69
جب ہوا، جیسا ہوا بس اُن کی خاطر ہو گیا	72
آپ کا نقشِ پا ہے جہاں مصطفی	74
نعرۂ یاہو لگاؤ کافری کے آس پاس	76
منور پائے اقدس کے نشاں ہیں	78
دیکھوں جدھر جدھر بھی اُجالا نبی کا ہے	80
مرے آقا کے جلوؤں کی کتھا سب کو سنانی ہے	82
صلائے عام ہے صلوا علی النبی کے لیے	84
لبوں پر جب بھی میرے شافع محشر کا نام آیا	86
رخ سے چھلکے ہے نبی کی پیروی کی روشنی	88
نام مصطفی اُن کا، اُن کی مصطفائی ہے	90
ارضِ طیبہ زیبِ دنیا یا نبی	92
شمس و قمر سے مجھ کو کہاں واسطہ رہا	94
تازہ رہیں گے آپ کے انوار عمر بھر	96
طیبہ کا سفر ٹھہرا کر دے مجھے فرزانہ	98
کبھی عرفان کا مرکز، کبھی وجدان کا مرکز	100

دل کو آنکھوں کو وہی تابندگی درکار ہے 102

دیدنی ہے الستی کی جا یا نبی 103

باب عقیدت

ہر اک چیز میں اول خلیفۂ اولؓ 107

ہیں خطا کفر کے اوسان عمرؓ کے دم سے 109

آپ کا نام ہے بڑا عثماںؓ 111

پھیلی ہے دھند چاروں طرف یا اباترابؓ 113

علیؓ مشکل کشا کا نام جپنا میری عادت ہے 115

انیس محبوب حق تعالیٰ امیر حمزہؓ 117

''دم ہمہ دم، دم حسینؓ یا علی مولا حسینؓ'' 119

کربلا کی شام کا خوں رنگ منظر ہیں حسینؓ 121

شہید ہو کے ہوئے آپ کامراں شبیرؓ 123

سن سن کے ملائک ہوئے سرشار اذانیں 125

تمہاری سیرت تمہاری صورت ابوحنیفہؒ ابوحنیفہؒ 127

یہ جو ہفتے کے دن ہیں سات یا محبوبِ سبحانیؒ 129

میرے گھر میں ہیں مہمان پیرانِ پیرؒ 131

کب سمجھ پایا ہے کوئی عظمتِ غوث الوریٰؒ 133

تمہارا نام ہے وردِ زباں محبوبِ سبحانیؒ 135

دل میں الفت برہنہ شاہ کی ہے 137

تم قطبِ دکن تم فخرِ زمن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ 139

درِ طیبہ سے آیا ہے برہنہ شاہ کا صندل 141

السلام اے حضرتِ خواجہ حسنؒ 143

من عرف کا آئینہ ہے آئینہ انوارؒ کا 146

عطا کی انتہا ہیں شاہ شرفیؒ		148
دل ہے بیدار شاہِ شرفیؒ کا		150
وہ پائے روشنی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی		152
دین کا آئینہ ہیں سیف الدینؒ		154
لاابالی گہر شاہ عبداللطیفؒ		156
نور لازوال		158
ملی نصیب سے صحبت جمیلؒ شرفی کی		161
مرے گھر میں اجالا آپؒ کا ہے		163
باب تعارف		
نعتیہ شاعری میں قاضی اسدؔ ثنائی کا امتیاز	حضرت علامہ ڈاکٹر راہیؔ فدائی	167
اکابرینِ ادب کی آراء		174
باب تشکر		181

*

بابِ عظمت

کہیں قدم کا کہیں ہاتھ کا تعارف ہے
مرا وجود تری ذات کا تعارف ہے
سحر ہے نور کا تیرے تعارفی خاکہ
ترے حوالے سے ہی رات کا تعارف ہے

کتابِ ہستی کا ایک نقطہ

کتاب ہستی تھی سادہ سادہ
میں جب نہیں تھا
کہیں نہیں تھا
مشیتوں کے کواڑ سر کے
شعاعِ وحدت کی بوند ٹپکی
تجلیوں نے حصار باندھے
تو زندگی کے لوازمے بے حدود نکلے
سجے سجائے وجود نکلے
تری عنایت
کہ تو نے مجھ کو بشر بنایا
کثافتِ جبر و جہل کو
منصبِ خلافت کا ظرف بخشا

اور
انگلیوں کی گرفت کو بھی کیا قلم آشنا
مگر میں
کتابِ ہستی کا ایک نقطہ
ترا قصیدہ کہاں سے لکھوں
خدائے برتر یہ حوصلہ دے
کہ
نام ہی لکھ سکوں میں تیرا۔۔۔

اللہ ھو

کعبے پہ نظر جب پڑتی ہے
عصیاں کی مٹی جھڑتی ہے

پہلے اللہ ھو کا نعرہ
پھر خواہش زور پکڑتی ہے

اللہ رے مئے وحدت کا اثر
جب چڑھتی ہے بس چڑھتی ہے

مٹ جاتا ہے احساسِ خودی
ہر سانس اناالحق پڑھتی ہے

دل غرقِ ریاضت ہوتا ہے
ہر لئے پہ سانس اکھڑتی ہے

تن رہ جاتا ہے مکے میں
جاں طیبہ میں جا پڑتی ہے

یاد اس کی ذہن و دل کو اسدؔ
نوری حلقے میں جکڑتی ہے

☆

بابِ مودّت

شغل رب ہے اور شغل عبد بھی
شاعری میں سب سے بڑھ کر نعت ہے
دست بستہ ہو کے کہتی ہے غزل
میں ہوں اک قطرہ، سمندر نعت ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کے نور سے روشن ہے مجلہ میرا
کیوں نہ پھر ہوگا ہر اک حرف مُطلّا میرا

دو گھڑی کے لیے ہو جائیے جلوہ فرما
خواہشِ غیر سے ہے قلب مخلّٰی میرا

سامنے آگئی نعلینِ نبی کی تصویر
جب تصور نے بچھایا ہے مصلّٰی میرا

آپ جو میرے ہوئے اے شبِ اسریٰ کے بنے
ہو گیا مستویٔ عرشِ معلّٰی میرا

ورنہ تاریکیاں چھائی تھیں زمانے بھر کی
سوچ کر اُن کو ہوا ذہن مجلّٰی میرا

نقش ہے اسمِ محمد کا وظیفہ اِس پر
جامِ جم سے بھی قوی ہو گیا چھلّہ میرا

معجزہ ہے یہ فقط سلمو اتسلیما کا
برکتوں سے ہوا معمور جو غلّہ میرا

نعت کی محفلیں دن رات یہاں سجتی ہیں
گھِر گیا نور میں گھر میرا محلہ میرا

نعتِ سرور سے ملے نعمتِ دنیا مجھ کو!
قصد کچھ ایسا نہیں حاشا و کلّا میرا

مجھ سے عاصی کو پتہ حق کا کہاں سے ملتا
اُن کے ہونے سے ہوا ہے اسدؔ اللہ میرا

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نور آور، نور پیکر نعت ہے
بوئے طیبہ سے معطر نعت ہے

مسجدِ نبوی کا منبر نعت ہے
نعت کا انعام چادر، نعت ہے

عائشہؓ بی بی کا زیور نعت ہے
فاطمہؓ زہرہ کی چادر نعت ہے

کفر بھی اُن کا ثنا گر کیوں نہ ہو
جبرِ فطرت کو میسر نعت ہے

نعت خواں ہے ہر صحیفہ آپ کا
سر سے پا تک ہر پیمبر نعت ہے

اُن کا چلنا ، اُن کا سونا جاگنا
اُن کا تکیہ، اُن کا بستر نعت ہے

چوم کر اُن کے پسینے کا خیال
عود، صندل ، مشک ،عنبر نعت ہے

شغلِ رب ہے اور شغلِ عبد بھی
شاعری میں سب سے بڑھ کر نعت ہے

دست بستہ ہو کے کہتی ہے غزل
میں ہوں اِک قطرہ ،سمندر نعت ہے

اِس کے کہنے میں ذرا ہو احتیاط
نعت ہے، یارو! سنبھل کر نعت ہے

سوچتا رہتا ہے اُن کو رات دن
خود ہی سرتاپا سخنور نعت ہے

جس نے جاہل کو سراسیمہ کیا
بند مٹھی کا وہ کنکر نعت ہے

اُن کی انگلی کے اشاروں کا اسیر
چاند اور سورج کا محور نعت ہے

جبرئیلی حوصلوں کی انتہا
نقشِ پا پر بوسۂ تر نعت ہے

نورِ احمد ، نورِ حق کے روبرو
لامکانی کا وہ منظر نعت ہے

دشمنوں کی اندھی آنکھوں سے پرے
غار، مکڑی اور کبوتر نعت ہے

کسرئی کنگن لہک کر کہہ اٹھے
اب سراقہ کا مقدر نعت ہے

بھوک کی شدت پڑھے جس پر درود
پیٹ پر آقا کے پتھر نعت ہے

اُن کے لمسِ پاک سے پا کر حیات
حضرتِ جابرؓ کا دسترِ نعت ہے

جس پہ اُن کا معجزہ ہے مہرباں
پیاس کا مارا وہ لشکرِ نعت ہے

دیکھ کر محشر میں اُن کی عظمتیں
یوں لگا میدانِ محشرِ نعت ہے

نعت ہے عثمانؓ و حیدرؓ کا وجود
سر بہ سر صدیقِ اکبرؓ نعت ہے

کٹ کے سرِ گستاخ کا خود کہہ اٹھا
تیغِ فاروقیؓ سراسر نعت ہے

کیوں نہ ہو سرکار کا سجدہ طویل
قربتِ شبیرؓ و شبرؓ نعت ہے

اے فراتِ تشنہ لب سن تو ذرا
پیاس کی شدت کا جوہر نعت ہے

کربلا میں آج بھی جس کی ہے گونج
چڑھ گیا نیزے پہ جو سر نعت ہے

جس میں ہوتا ہے درودوں کا ظہور
ایسی محفل ایسا ہر گھر نعت ہے

یاد سے اُن کی منوّر ہے سدا
یہ اسدؔ کا دیدۂ تر نعت ہے

☆

برزمین غالبؔ

عمر بھر کی پیاس کوثر پر بجھا پاویں گے کیا
اُن کی الفت گر نہ ہو جنت میں پھر جاویں گے کیا

اُن کا صدقہ دو جہاں کا پیٹ بھرتا ہے میاں
اُن کا صدقہ چھوڑ دیں گے تو کہو کھاویں گے کیا

اب یہ بہلے گا تو بہلے گا نبی کے شہر میں
دردِ فرقت میں تڑپتے دل کو سمجھاویں گے کیا

رحمتوں والے نبی سے ملنے جب جاویں گے ہم
اُن کے در سے رحمتوں کے ماسوا لاویں گے کیا

اُن کے قد کی عظمتوں کا ذکر کرنے والے لوگ
اُن کے قدموں کی حدوں تک بھی پہنچ پاویں گے کیا

نعت کہنی ہے تو یادِ مصطفیٰؐ میں ڈوب جا
دنیوی افکار تجھ سے نعت لکھوائیں گے کیا

پھر بلاوا آئے گا جب آپ کو سرکار کا
پھر اسدؔ سوئے مدینہ دوڑ کر جاویں گے کیا

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ربیع الاول کے آتے آتے دلوں پہ چھایا ہے سبز موسم
’درود رُت‘ ہے کہ ذکرِ آقا سے جگمگایا ہے سبز موسم

نچوڑ کر رنگ اُن کے دامن کا جیسے لایا ہے سبز موسم
کہ عاصیوں کی نجات بن کر سروں پہ چھایا ہے سبز موسم

تمام عیدوں کی عید ہے یہ کہ رحمتوں کی نوید ہے یہ
ہماری بختاوری کے صدقے کہ ہم نے پایا ہے سبز موسم

مچاؤ دھومیں مناؤ خوشیاں کہ اُن کی تشریف آوری ہے
ہماری اپنی بساط کیا ہے کہ رب کو بھایا ہے سبز موسم

بسنت، ساون، بہار، پت جھڑ ہمارے دل کو کوئی نہ بھایا
تمہاری میلاد کی رُتوں کا ہمیں لبھایا ہے سبز موسم

تمام موسم بدل چکے ہیں مگر یہ موسم کبھی نہ بدلا
ہمیشگی کی رِدا پہن کر کہاں سے آیا ہے سبز موسم

کبھی تصور میں دید ہوگی، کبھی اسدؔ کی بھی عید ہوگی
اسی تمنا سے میرے گھر میں بہار لایا ہے سبز موسم

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اَوج و رفعت کے سبھی آدرش گم
نقشِ نعلِ مصطفیٰ میں عرش گم

چودہ صدیوں کو بھی یہ احساس ہے
اُن کے ہر لمحے میں لاکھوں ورش گم

نوری تلووں میں رسولِ پاک کے
جبرئیلی ہونٹ کا اِسپرش گم

اُن کے ترسٹھ سال ہیں روشن یہاں
نو صدی کا ہو گیا سنگھرش گم

ساکنِ سدرہ نے دیکھا ہے اسدؔ
ظلِّ رحمت میں ہوا ہے فرش گم

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

درودوں اور سلاموں کو ہمسفر کرتے
کہ ہم خیالوں کے عرشِ بریں پہ گھر کرتے

طوافِ گنبدِ خضری کے حوصلے اے کاش
مہیا طائرِ سدرہ کے بال و پر کرتے

مدینہ جا کے بھلا اور کیا عبادت ہو
نظارہ گنبدِ خضریٰ کا آنکھ بھر کرتے

نبی کے نعلِ مقدس کو خواب میں لا کر
نظر اتارتے قرباں دل و جگر کرتے

نبی کا عشق نہ ہوتا اگر شریکِ سخن
ہمارے لفظ سماعت پہ کب اثر کرتے

یہ نعت گوئی ہے ان کے کرم سے اے مولا
وگرنہ تیرا تتبع یہ بے ہنر کرتے

جو کالی کملی کا سایہ اسدؔ نہیں ہوتا
تو ہم فقیر بسیرا بھلا کدھر کرتے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن سے ترسیلِ ہدایات بھی ہوگی
اُمّت کے لیے عِلم کی بُہتات بھی ہوگی

معلوم تھا پہلے ہی سے یہ چرخِ کہن کو
مہتاب شکن ضربِ اشارات بھی ہوگی

طیبہ تو اُجالوں کا نگر ہے، مگر اس جا
ظلمات کی ڈھارس کے لیے رات بھی ہوگی

وہ جلوہ نُما ہوں گے تصور میں کسی دن
میں آنکھ نہیں کھولوں گا پر بھات بھی ہوگی

انوار کا آپس میں تعارف ہی نہ ہوگا
قوسین پہ تہذیبِ محاکات بھی ہوگی

یونہی نہیں بنتا کوئی مہمان نبی کا
اے زائرِ طیبہ تری اوقات بھی ہوگی

محشر میں کرم اُن کا مرے ساتھ بھی ہوگا
بخشش کے لیے ہاتھ میں اک نعت بھی ہوگی

دل چھوڑ کے آئے گا اسدؔ شہر نبی میں
تو جیت بھی جائے گا تری مات بھی ہوگی

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ثور میں آرام فرما احمدِ مختار ہیں
راہ میں دشمن کی حائل عنکبوتی تار ہیں

اُن اذانوں کی بلندی عرش پر روشن ہوئی
جو بلالی حیثیت سے آپ کی بیمار ہیں

تشنگی چوکھٹ پہ اُن کی سر جھکاتی ہے سدا
انگلیاں کیا ہیں نبی کی قلزمِ ذخّار ہیں

بوجھ امانت داریوں کا اپنے کاندھوں پر لیے
بسترِ شاہِ امم پر حیدرِ کرارؓ ہیں

جذب ہو کر رہ گئے جو کربلا کی ریت میں
حضرتِ شبیرؓ کے سجدے بہت خوددار ہیں

آسماں سے قلبِ پاکیزہ پہ جو اِلقا ہوئے
کتنے اچھے کتنے روشن نعتیہ اشعار ہیں

کنگنوں کی ہے بشارت ہر سراقہ کے لیے
نقشِ پائے مصطفی جو کھوجنے تیار ہیں

اُن کے جلوے ہیں عیاں مشرق سے مغرب تک اسدؔ
جس طرف بھی دیکھیے سرکار کے انوار ہیں

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کی کالی کملی کا فیض ہے زمانے میں
آیتیں ہوئیں روشن جس کے تانے بانے میں

تخت و تاج اجڑے ہیں کچھ نہیں فسانے میں
مصطفائیاں آقا بھیج دو زمانے میں

یادِ مصطفی دل میں ایسے ہی نہیں آتی
عمریں صرف ہوتی ہیں آئینہ بنانے میں

نقشِ پائے احمد کی جستجو میں نکلے ہیں
کنگنوں کا مژدہ بھی مل گیا بہانے میں

آنکھ بند کرتے ہی سامنے مدینہ ہے
دیر کتنی لگتی ہے خُلد جا کے آنے میں

میں نبی کے فاقوں کو جب بھی یاد کرتا ہوں
لذتیں نہیں پاتا پیٹ بھر کے کھانے میں

نور کارفرما ہے نقش پائے آقا کا
چاند اور سورج کے روشنی لٹانے میں

میں نے رب کو سمجھا ہے میں نے رب کو جانا ہے
''من عرف'' کا آئینہ دیکھنے دکھانے میں

صحبتِ جمیلی* سے نعت کا لگا چسکہ
ہے اسدؔ مگن اب تک محفلیں سجانے میں

☆

*سیدی و مرشدی تاج الصالحین حضرت سید شاہ محمد جمیل الدین قادری شرفیؒ
(سجادہ نشین خانقاہ شرفی چمن، حیدر آباد دکن)

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی یاد کے جذبے جو سینے میں سنورتے ہیں
نبی کی نعت کے الفاظ کاغذ پر اُترتے ہیں

مرے سرکار جب لب کھولتے ہیں بات کرنے کو
گلاب و سنبل و ریحاں فضاؤں میں بکھرتے ہیں

پسینہ اتنا خوشبودار ہے شاہِ مدینہ کا
مہکتے ہیں گلی کوچے جہاں سے وہ گذرتے ہیں

رہائی پنجۂ شر سے انھیں اب کیوں نہ حاصل ہو
وہ کنکر اسمِ احمد کا ہمیشہ دم جو بھرتے ہیں

پرِ جبریل لرزاں ہیں فروغِ نورِ وحدت سے
کہ سدرہ کی حدوں سے جب مرے آقا گذرتے ہیں

جو اس دنیا میں جیتے ہیں بغیرِ اُلفتِ آقا
سمجھ میں یہ نہیں آتا وہ جیتے ہیں کہ مرتے ہیں

فرازِ عرش کا ماحول چھا جاتا ہے نظروں پر
اسدؔ جب نقشِ پا اُن کے تصور میں ابھرتے ہیں

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اسمِ اعظم ہے
تو پھر کس بات کا غم ہے

منوّر آپ کا غم ہے
فروزاں دیدۂ نم ہے

ٹکی ہے آنکھ روضے پر
بدن میں ہُو کا عالم ہے

نبی کے آستانے پر
نِگوں جمشید اور جم ہے

فضیلت اُس کی کیا کہیے
جو آدمؑ سے مقدم ہے

یہ نورِ حق کا ہے پرتو
یہی نورِ مجسم ہے

مدینہ، رحمتیں اور میں
تمناؤں کا موسم ہے

نبی کی نعت کہتا ہوں
عجب نورانی عالم ہے

غلام آقا کے ہیں ہم لوگ
یہی اعزاز کیا کم ہے

نبی کا ذکر کرنے کو
اسدؔ یہ زندگی کم ہے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

قرآں میں مصطفیٰ کا ہے کردار بھی شریک
اور مدحِ مصطفیٰ کا ہے معیار بھی شریک

ایمان کے حصول میں سرکار کے طفیل
کچرے کو چھوڑ کر ہوا بیمار بھی شریک

آقا کا قافلہ ہے رواں خلد کی طرف
ہوتے ہیں راستے میں گنہگار بھی شریک

اک پل جوان پہ گذرا تھا اسریٰ کی رات کا
اُس پل میں حشر تک کے ہیں اَدوار بھی شریک

کعبے کا حسن دیکھ کے محسوس یہ ہوا
مکے میں ہیں مدینے کے آثار بھی شریک

جنت کے بام و در کی بڑھانے کو رونقیں
ہیں اُن کے حجرے کے درودیوار بھی شریک

اُن پر درودِ پاک کے پڑھنے میں برملا
بندوں کے ساتھ ساتھ ہے غفار بھی شریک

مشعل مجھے تھما کے اسدؔ نورِ علم کی
''رستے میں مصطفی کے ہیں انصارؒ * بھی شریک''

☆

* والدی واستاذی عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاویدؔ نقشبندی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد۔ دکن

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی چوکھٹ پہ کب بھلا مہر و ماہ کی حاضری نہیں ہے
جو نقشِ پا کی رہینِ منت نہیں ہے، وہ روشنی نہیں ہے

سبھی ہیں مسرور حسبِ توفیق مہربانوں سے دشمنوں تک
میں پوچھتا ہوں کہ بعثتِ مصطفی پہ کس کو خوشی نہیں ہے

وہ اہل دل ہے، درود کی روشنی رواں ہے رگوں میں جس کی
جو عشقِ سرکار سے مزین نہیں ہے، وہ زندگی نہیں ہے

یقینِ کامل ہے شرطِ اول خلوصِ دل سے پکار دیکھو
اگر ہوں مشکل کشا نبی تو کوئی بھی مشکل بڑی نہیں ہے

اے دوست تو ہی بتا کہ میں کس طرح تجھے اپنا دوست سمجھوں
رسولِ اکرم کے دشمنوں سے اگر تری دشمنی نہیں ہے

نبی کے مہر و خلوص کی انتہا جو دیکھی سمجھ میں آیا
کچھ اور ہے منصبِ نبوت یہ صرف پیغمبری نہیں ہے

اسد تم اپنے تمام سجدوں کو پھر تو بس رائیگاں ہی سمجھو
اگر درِ سید البشر پر تمہاری گردن جھکی نہیں ہے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ ثانی ہے نہ ہے سایہ نبی کا
نہ ہمسر ہے نہ ہم رتبہ نبی کا

نہیں ہے چند صدیوں تک ہی محدود
ہے قرنوں سے پرے چرچا نبی کا

مہ و انجم کی سجدہ گاہ ٹھہرا
مرصع نور سے تلوا نبی کا

اشارہ چاند کو چھونے جو نکلا
ہوا کافر کو اندازہ نبی کا

خدا کی چاہتوں کو چاہتا ہے
بڑا ہشیار ہے منگتا نبی کا

ابوبکرؓ و عمرؓ ' عثمانؓ و حیدرؓ
جسے دیکھو وہی شیدا نبی کا

نظر آیا جہاں بھی نامِ اللہ
وہیں روشن ہوا پنجہ نبی کا

دلِ عاشق کی منزل ہے مدینہ
کہاں جائے یہ بنجارا نبی کا

خِرد کی گُتھیاں سلجھا چکا ہے
مرے مولیٰ یہ دیوانہ نبی کا

وہ اپنے رنگ میں یکتا ہے لوگو
قرن والا ہے جو شیدا نبی کا

یہ مکتب کی فضائیں کہہ رہی ہیں
''ملا انصارؒ* کو جادہ نبی کا''

درودوں کا علم ہاتھوں میں تھامے
چلا میلاد میں شیدا نبی کا

یہ ہے انصارؒ *کی نسبت کا صدقہ
فدائی ہے مرا کنبہ نبی کا

اسدؔ دونوں صحیفے سامنے ہیں
پڑھوں قرآن یا چہرہ نبی کا

☆

* والدی واستاذی عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاویدؔ نقشبندی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد۔دکن

* ایضاً

صلی اللہ علیہ وسلم

مری آواز طیبہ کے در و دیوار تک پہنچے
ثنائے مصطفیٰ اِس پار سے اُس پار تک پہنچے

نبی کے نقشِ پا پہ رکھ کے قرطاس و قلم اپنے
مری نظروں کے سجدے عرش کے انوار تک پہنچے

تصور میں بسا کر صاحبِ معراج کے جلوے
نظر میری کبھی قوسین کے انوار تک پہنچے

نہیں ممکن سمجھ پانا حقیقت میرے آقا کی
بہت ہے ہم اگر نعلین کے اسرار تک پہنچے

یقیناً عشق کی بینائیاں بڑھ جائیں گی تب تک
شعورِ دید جس دم لذتِ دیدار تک پہنچے

بیاں کیا ہو بھلا اب آپ کے بیمار کی عظمت
شفا اُن کو ملی جو آپ کے بیمار تک پہنچے

ہوئی قسمت ہمارے حال پر بھی مہرباں اک دن
اسدؔ ہم بھی شہہِ کونین کے دربار تک پہنچے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت کی بارشوں کا نظارہ ہے ہر جگہ
دیکھو رسولِ پاک کا جلوہ ہے ہر جگہ

چشمِ علیؓ ہو یا کہ ہوں روٹی کی حاجتیں
اُن کے لعاب ہی کا مداوا ہے ہر جگہ

کعبہ ہو، شرق و غرب ہو یا آسمان ہو
روشن نبی کے نام کا جھنڈا ہے ہر جگہ

سورج کا لوٹنا ہو کہ کٹنا ہو چاند کا
بس حکمراں نبی کا اشارہ ہے ہر جگہ

آنکھیں جو بند کر کے تصور جماؤں میں
مجھ کو دکھائی دیتا مدینہ ہے ہر جگہ

بھرتی ہی جا رہی ہیں فقیروں کی جھولیاں
بٹتا نبی کی آل کا صدقہ ہے ہر جگہ

ان کا خیال چارۂ فکر و نظر اسدؔ
ہمراہ میرے بن کے مسیحا ہے ہر جگہ

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

بہت حقیر سا نذرانہ پیش خدمت ہے
قبول کیجیے سرکار حرفِ مدحت ہے

نبی کا حکم ہے اور بسترِ امانت ہے
کہ معجزہ سا کوئی محوِ استراحت ہے

ہے اُن کے نور سے روشن کھنڈر مرے دل کا
کہ ہر گھڑی مجھے دیدار کی سہولت ہے

اشارۂ زیرِ اثر چاند اور سورج بھی
یہ اُن کا ہاتھ نہیں ہے یہ دستِ قدرت ہے

مرے نبی کے پسینے کا صندلیں تحفہ
زمانے بھر کے چمن زاروں میں جو نکہت ہے

قدومِ پاک میں رہنا نصیب ہو جس کو
اسی کے پاؤں تلے دو جہاں کی رفعت ہے

جو جستجوئے قدومِ نبی میں گم ہے اسدؔ
فقط اسی کے لیے کنگنوں کی عزت ہے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دولتِ مزّمل و یٰسین ہوا طٰہٰ ہوا
ذکرِ سردارِ امم قرآں کا سرمایہ ہوا

ہے تصور میں نبی کا نقشِ پا چمکا ہوا
دور تک ہے روشنی کا سلسلہ پھیلا ہوا

سرورِ کونین کے فاقوں کا آیا ہے خیال
میرے گھر میں جب کبھی دعوت کا منصوبہ ہوا

کنکروں نے اُن کو دیکھا اور گویا ہو گئے
آنکھ والا ہو کے پھر بو جہل کیوں اندھا ہوا

اللہ اللہ فاتحِ مکہ کی وہ نیچی نظر
جس کے آگے ظلم کا پندار شرمندہ ہوا

روح تو میری حجازی ہے طفیلِ مصطفیٰ
جسم یہ میرا اگر ہندی ہوا تو کیا ہوا

ناز ہے مجھ کو کہ میں ہوں نعت گو شاعر اسدؔ
شغلِ قرآنی مری تقدیر کا حصہ ہوا

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے پاس مجھ پہ کباڑ پھینکنے والے کے لیے پھول ہے
کہ کسی کا دل نہ دکھے یہ دین محمدی کا اصول ہے

مرے ارد گرد مہکتا رہتا ہے عود عشق و یقین کا
مری زندگی کا اثاثہ ذکرِ خدا ہے ذکرِ رسول ہے

درحق سے مژدہ وصال کا انھیں مل گیا اسی واسطے
کہ نبی کے ہجر میں چھے مہینے سے رنج خوردہ بتول ہے

وہ نہیں ہے اہل وفا کہ وہ تو جہنمی ہے جہنمی
جو کہے کہ یادِ نبی منانے کی رسم کارِ فضول ہے

مری سانس سانس پہ ہے رسول کا لطف اور کرم اسدؔ
’’مری زندگی‘ مری آبرو یہ عطائے یادِ رسول ہے‘‘

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ندامت نے پلٹ کر تیسرے دن خود ہی دیکھا ہے
نبی سچا ہے میرا سچے وعدے کرنے والا ہے

میں جب بھی نعت لکھنے بیٹھتا ہوں جاگ جاتا ہے
مرے اندر کوئی حسان بن ثابتؓ کے جیسا ہے

مرا دل بھی سراقہؓ کی تمناؤں کا ہے درپن
نبی کے نقشِ پا کی دھن میں جو دن رات رہتا ہے

درودی اک پرندے کی طرح ہے جذبۂ عاشق
طوافِ گنبدِ خضریٰ میں جو ہر وقت رہتا ہے

یہ سورج، چاند، تارے، کہکشاں کی روشنی ساری
مرے سرکار کے نورانی قدموں کا اُجالا ہے

نبی کے نام سے روشن ہیں دیپک میرے آنگن کے
نبی کے ذکر کی خوشبو سے میرا گھر مہکتا ہے

''صدائے لن ترانی'' گونجتی رہتی ہے ہر لمحہ
اسدؔ قلبِ حزیں کا حال بالکل طُور جیسا ہے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رے یہ شان، یہ شوکت رسول کی
کی ہے خدا نے عرش پہ دعوت رسول کی

افلاک کی غرور میں ڈوبی بلندیاں
حیراں ہوں کیوں نہ دیکھ کے رفعت رسول کی

نورانی انگلیوں کے اشاروں کو چوم کر
شمس و قمر نے دی ہے شہادت رسول کی

ہم اُس کو یاد کرتے ہیں طیبہ کے نام سے
جنت سے بھی حسیں ہے یہ جنت رسول کی

جلوہ کسی کا جچتا نہیں ہے نگاہ میں
پھرتا ہوں لے کے آنکھوں میں صورت رسول کی

روزہ ہو یا نماز ہو، حج ہو کہ ہو زکوٰۃ
میرے لیے ہے فرض بھی سُنّت رسول کی

ہر پل درود رہتا ہے میری زبان پر
ہر پل برستی رہتی ہے رحمت رسول کی

صورت میں کالی کملی کی سایہ فگن سدا
ہے عاصیوں کے سر پہ ہری چھت رسول کی

اک عام آدمی سے اسدؔ انبیاء تلک
سب کر رہے ہیں حشر میں مِنّت رسول کی

☆

ﷺ

اسدؔ جب نعت سُننے پر نبی مائل نظر آئے
سخندانوں کی صف میں آپ بھی شامل نظر آئے

شجر ہو، چاند ہو، سورج ہو، بادل ہو کہ کنکر ہو
اشاراتِ نبی کے سب کے سب قائل نظر آئے

مرے سرکار کچرا ڈالنے والے کے حق میں بھی
دعا و بخشش و احسان پر مائل نظر آئے

پڑی ہے سبز گنبد پر نظر کچھ اس طرح میری
کہ جیسے ڈوبتے انسان کو ساحل نظر آئے

نظر ہے وہ نظر جس میں نبی کے پاک جلوے ہوں
نبی کی یاد جس دل میں ہے وہ دل، دل نظر آئے

مدینہ حاضری کا قصد جب کرنا تو یوں کرنا
اٹھے پہلا قدم اور سامنے منزل نظر آئے

نقوشِ پائے اقدس کے اجالوں کے مقابل میں
اسدؔ شرمندہ شرمندہ مہِ کامل نظر آئے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ملی جو نعت کو فرصت رسول اکرم کی
قلم نے کی ہے عبادت رسول اکرم کی

اندھیرے کمرے میں سوئی بھی ڈھونڈ لی جائے
ہویدا جب ہو وجاہت رسول اکرم کی

وہ جس کی آرزو کرتے، خدا عطا کرتا
عمرؓ کے حق میں تھی نیّت رسول اکرم کی

کہ روحِ قدس رکے اور نعلِ پاک چلے
تھی عرش باز معیّت رسول اکرم کی

گزر بسر ہے ہماری اُنھیں کے صدقے پر
ہمارے گھر میں ہے دولت رسول اکرم کی

تجلیاں مرے دل میں سمائی رہتی ہیں
نظر میں رہتی ہے صورت رسول اکرم کی

ہمارے شعر اسدؔ اس لیے مہکتے ہیں
ہے حرف حرف میں نکہت رسول اکرم کی

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد سرِّ وحدت کا خزانہ
محمد عرشِ اعظم کا ٹھکانہ

مصفّٰی کر لیا آنکھوں کا خانہ
مرے آقا کبھی جلوہ دکھانا

مجھے قرآن لگتے ہو سراپا
نظر جب سے ہوئی ہے عاشقانہ

مہکتی ہے درودوں کی تجلی
جو یاد آئے نبی کا مسکرانا

جہالت سرنگوں، کنکر ہے گویا
نشانی حق ہے، باطل ہے نشانہ

سجا لیتے ہیں دیوانے جو محفل
ہے تم کو یاد کرنے کا بہانہ

تمہارا عکس ہے محفوظ دل میں
چھپا کے رکھتے ہیں ہم یہ خزانہ

''اسدؔ'' ان پر مسلط ہو گیا ہے
نبی سے دشمنی کا شاخسانہ

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جسم و جاں کی سلطنت پر حکمراں کوئی نہیں
جز شہنشاہِ اُمم کے بے گماں کوئی نہیں

رابطہ ایسا کیا قائم درود پاک نے
میرے اور سرکار کے اب درمیاں کوئی نہیں

قاب قوسین او ادنیٰ آپ کا اعزاز ہے
یعنی تفریقِ مکان و لامکاں کوئی نہیں

اُن کے آگے ربّ کعبہ بھی نمایاں ہوگیا
میرے آقا کے لیے کنزِ نہاں کوئی نہیں

اب تصور کا سماں بھی عرش جیسا ہی لگے
اُن کی یادوں کا بسیرا ہے یہاں کوئی نہیں

ذرے ذرے میں ہے پوشیدہ نبی کا نورِ پاک
ماسوا اس نور کے روحِ رواں کوئی نہیں

کنت کنزا مخفیاً کا راز ظاہر کیوں نہ ہو
"من عرف" کے آئینے میں جب نہاں کوئی نہیں

دو گھڑی کے واسطے ہو جایئے جلوہ فگن
خانقاہِ دل میں آقا بے گماں کوئی نہیں

کالی کملی کا تصور سایہ افگن ہے میاں
تم سمجھتے ہو ہمارا سائباں کوئی نہیں

بھیج پھر یا رب صلاح الدین ایوبیؒ کوئی
ملّتِ مرحوم کا اب پاسباں کوئی نہیں

ڈھونڈتے کیا ہو مری تنہائیوں میں تم اسدؔ
فکرِ نعتِ مصطفیٰ ہے اور یہاں کوئی نہیں

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جب ہوا، جیسا ہوا بس اُن کی خاطر ہوگیا
اِس زمین و آسماں کا حُسن ظاہر ہوگیا

کوئی انصاری ہوا کوئی مہاجر ہوگیا
جو ملا اُن سے وہ طیب اور طاہر ہوگیا

دشتِ امکاں میں ہوا جب نورِ احمد کا ظہور
کنتُ کنزاً مخفیاً کا راز ظاہر ہوگیا

ہے زبانِ شوق پر حق کی تجلی کا سوال
من رانی، من رانی حکم صادر ہوگیا

بندگانِ حق کی نظروں میں ہوا ذی احترام
نعت کی راہوں کا میں جب سے مسافر ہوگیا

گنبدِ خضریٰ کی جانب جب اٹھی پہلی نظر
آنکھ ناظر ہوگئی اور قلب ذاکر ہوگیا

اے اسدؔ اُس خواب پر قربان میری زندگی
جس کی میں تعبیر بن کر در پہ حاضر ہوگیا

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا نقشِ پا ہے جہاں مصطفی
کیا وہاں چاند کیا کہکشاں مصطفی

کیسے پڑتیں اندھیری زمیں پر بھلا
آپ کی نوری پرچھائیاں مصطفی

حشر کی دھوپ میں عاصیوں کے لیے
کالی کملی ہے جائے اماں مصطفی

ایسا لگتا ہے ہر عید کی عید ہے
عیدِ میلاد کا یہ سماں مصطفی

آپ کا ہاتھ ہے جب مری پشت پر
کیوں کروں فکرِ سود و زیاں مصطفی

ناچتے ہیں اشاروں پہ شمس و قمر
آپ کے زیرِ پا کہکشاں مصطفی

حق رسی ہوگئی سہل میرے لیے
آپ کی ذات ہے درمیاں مصطفی

آپ کے ذکر سے ہوگیا ضَوفشاں
ٹوٹا پھوٹا مرا آشیاں مصطفی

میرے دل میں ہے انصارؒ * کا گھر اسدؔ
''قلبِ انصارؒ* میں ہیں نہاں مصطفی''

☆

* والدی واستاذی عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاویدؔ نقشبندی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد۔ دکن

* ایضاً

صلی اللہ علیہ وسلم

نعرۂ یاھو لگاؤ کافری کے آس پاس
کنکرو تم جگمگاؤ تیرگی کے آس پاس

اک علامت بن کے تہذیبِ ذبیح اللہ کی
اونٹ قرباں ہو گئے عبداللّٰہی کے آس پاس

بسترِ آقا پہ ہیں آرام فرما وقتِ ہجر
ہیں امانت کے دیے روشن علیؓ کے آس پاس

کنگنوں کی ہے بشارت راہ میں چمکی ہوئی
جستجوئے نقشِ پائے احمدی کے آس پاس

انگلیوں سے اُن کی جاری ہوگیا سیلِ کرم
لشکرِ دیں، جوں ہی پہنچا تشنگی کے آس پاس

حشر میں آساں پتہ ہے احمدِ مختار کا
وہ دکھائی دیں گے چاہِ کوثری کے آس پاس

نعت کی سوغات لے کر پیش ہو دربار میں
کیوں بھٹکتا ہے اسدؔ اُن کی گلی کے آس پاس

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

منور پائے اقدس کے نشاں ہیں
کہ رشکِ مہر و ماہ و کہکشاں ہیں

زقسمت وہ ہمارے درمیاں ہیں
وگرنہ وہ کہاں اور ہم کہاں ہیں

بیابانوں میں سیلِ نور بن کر
بڑی مصروف اُن کی اُنگلیاں ہیں

وہی رزاق کے نائب زمیں پر
کہ اُن کے ہاتھ میں رزاقیاں ہیں

درودِ پاک ہے میرے لبوں پر
مہہ و خورشید میرے ہم زباں ہیں

نبی کے عشق کا سودا ہے سر میں
ورائے منزلِ سُود و زیاں ہیں

اسدؔ ہم کیا ہماری شاعری کیا
نبی کے مدح خواں اللہ میاں ہیں

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھوں جدھر جدھر بھی اُجالا نبی کا ہے
مجھ کو ہر ایک سمت نظارہ نبی کا ہے

میزان سے بھلا وہ پریشاں ہو کس لیے
محشر میں جس کے ساتھ دلاسہ نبی کا ہے

میرے نبی کے زیرِ نگیں ہے یہ کائنات
مختارِ کُل نبی ہیں، اِجارہ نبی کا ہے

سایہ نبی کا کیسے نظر آئے گا بھلا
سارا وجود نور میں ڈوبا نبی کا ہے

دشمن کو دیں معافی بھی، احسان بھی کریں
یہ وصف، یہ مزاج، یہ شیوہ نبی کا ہے

شرمندہ ان کے سامنے رہتے ہیں مہر و ماہ
کچھ اِس قدر حسین سراپا نبی کا ہے

تاثیر ہے یہ صرف کلامِ مجید کی
''انصارؔ*'' کی لحد میں اُجالا نبی کا ہے''

کچھ بھی نہیں ہے میرا، خدا کی قسم اسدؔ
جو کچھ ہے میرے پاس وہ سارا نبی کا ہے

☆

* والدی واستاذی عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاویدؔ نقشبندی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ نظامیہ، حیدر آباد۔ دکن

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے آقا کے جلوؤں کی کتھا سب کو سنانی ہے
مرے اشعار میں شامل درودوں کی کہانی ہے

اُدھر ہے دل کی بے چینی نوائے ''لن ترانی'' ہے
اِدھر آنکھوں کی ٹھنڈک ہی صدائے ''من رانی'' ہے

چراغِ عشقِ احمد تا قیامت بجھ نہیں سکتا
یہ دنیا اور اس دنیا کی رونق آنی جانی ہے

اُنھیں سب کی خبر ہے، بگڑیاں سب کی بناتے ہیں
مرے آقا کے جیسا کوئی گیانی ہے نہ دانی ہے

کسی قیصر کسی پرویز کا قصہ نہیں ہے یہ
کہ سچائی پہ مبنی میرے آقا کی کہانی ہے

وہی آثار ہیں ظاہر فرازِ عرشِ اعظم کے
مرے آقا کے حجرے میں فضائے لامکانی ہے

غلامی سرورِ کونین کی ہے پیشۂ آبا
اسدؔ مدحِ نبی کا ذوق، میرا خاندانی ہے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

صلائے عام ہے صلوا علی النبی کے لیے
درود لب پہ ہو اللہ کی خوشی کے لیے

نبی کا نقشِ قدم کیوں نہ دُور تک چمکے
چُنا ہے جس کو مشیّت نے روشنی کے لیے

یہ ہر صدی کے مؤرّخ نے اعتراف کیا
حضورِ پاک کی سیرت ہے ہر صدی کے لیے

جہاں کا غم تو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے
ہے کیمیا ، غمِ سرکار زندگی کے لیے

نبی کی یاد اچانک کہیں بھی آجائے
نہیں ہے وقت مقرر کوئی، خوشی کے لیے

نماز و روزہ و حج کا یہی اثاثہ ہے
''نبی کی یاد عبادت ہے امتی کے لیے''

اسدؔ ثنائے شہہِ دیں ہے مشغلہ اپنا
خدا نے دی ہے سند ہم کو شاعری کے لیے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

لبوں پر جب بھی میرے شافعِ محشر کا نام آیا
تصور میں چھلکتا بادۂ کوثر کا جام آیا

زباں سے کچھ نہ نکلا پھر درودِ پاک سے ہٹ کر
کہ جب ''لاترفعوا'' کا ضابطہ بن کر لگام آیا

نبی کے چاہنے والوں کو موت آتی نہیں ہرگز
نبی کا عشق لے کر مژدۂ عمرِ دوام آیا

سلام اُن پر نہ کیوں دن رات بھجواتے رہیں ہم بھی
وہ جن کے واسطے خلاقِ اکبر کا سلام آیا

کوئی بھی رحمتوں کی بارشوں میں بھیگ سکتا ہے
درودِ پاک کا نسخہ برائے خاص و عام آیا

مرے آقا کو دیکھا تو نگاہیں جھک گئیں اُس کی
مرے آقا کے آگے جو برائے انتقام آیا

انھیں کے سامنے جھولی پساری ہے سدا میں نے
اسدؔ ان کا وسیلہ ہی ہمیشہ میرے کام آیا

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

رخ سے چھلکے ہے نبی کی پیروی کی روشنی
دیکھ لے دنیا مری وابستگی کی روشنی

فاطمہؓ کی روشنی جذبِ علیؓ کی روشنی
بس گئی شبیرؓ و شبرؓ میں نبی کی روشنی

والضحائی چہرۂ انور فروزاں ہوگیا
دور تک پھیلی ہوئی ہے روشنی کی روشنی

نوحؑ و ابراھیمؑ و موسیٰؑ کر رہے ہیں اعتراف
اُن کے صدقے میں ملی پیغمبری کی روشنی

مصطفیٰ کے نور سے روشن ہے دنیا کا نظام
مصطفیٰ کا ہے اُتارا زندگی کی روشنی

جب سے میں نے نعت کا اپنا لیا ہے مشغلہ
زندگی کو مل گئی آسودگی کی روشنی

مانگ لو خیرات میں حسانؓ کا لہجہ اسدؔ
''لب پہ ہے حسانؓ کے نعتِ نبی کی روشنی''

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نام مصطفی اُن کا ، اُن کی مصطفائی ہے
اُن کی کبریائی ہے، اُن کی ہی خدائی ہے

نعت کا جو موجد ہے پہلا جو ثنائی ہے
نعتِ مصطفی کا فن اُس کا ہی عطائی ہے

عرش اپنی قسمت پر اس لیے ہوا نازاں
مصطفی کے قدموں تک اُس کی اب رسائی ہے

''مَا رَمَیۡت'' سے واضح ہو گیا بصیرت پر
دستِ مصطفیٰ بے شک رب کی ہی کلائی ہے

حشر کی تمازت کا ہم کو خوف کیا ہو گا
کالی کملی آقا کی جب سروں پہ چھائی ہے

ایک اک عمل میرا حشر میں عبث ٹھہرا
نسبت شہِ والا میرے کام آئی ہے

خواہشاتِ دنیا سے اپنا توڑ کر ناطہ
خواب میں مدینے کے گم اسدؔ ثنائی ہے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ارضِ طیبہ زیبِ دنیا یا نبی
ہے انگوٹھی میں نگینہ یا نبی

لمحہ لمحہ لمحہ یا نبی
ذکر جاری آپ ہی کا یا نبی

گنبدِ خضریٰ کا کرتا ہے طواف
فکرِ تازہ کا پرندہ یا نبی

آپ کے نقشِ قدم کے نور سے
سج گیا ہے میرا سجدہ یا نبی

گھر گیا ہے رحمتوں کی بھیڑ میں
آپ کا پیارا محلہ یا نبی

آسمانوں سے پرے بھی رہنما
نقشِ پا کا ہے اُجالا یا نبی

آ گیا قرآن کے اُسلوب سے
نعت کہنے کا سلیقہ یا نبی

آپ کا اور آپ کے انوار کا
ہے اسدؔ کے سر پہ سایہ یا نبی

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر سے مجھ کو کہاں واسطہ رہا
نظروں میں ان کا نقشِ کفِ پا بسا رہا

نغمہ کوئی زبان پہ آتا بھی کس طرح
لب پر مزا درودِ نبی کا چڑھا رہا

میں کیوں نہ کالی کملی سے لپٹا رہوں سدا
ہر حال میں یہی تو مرا آسرا رہا

صدقہ اگر نہیں ہے شہہِ دیں کی آل کا
پھر اے گدا بتا تری جھولی میں کیا رہا

مانگی کرم کی بھیک وسیلے سے ہر گھڑی
ہر دم اُٹھا ہوا مرا دستِ دعا رہا

دونوں جہاں میں اپنی بقا تھی جسے عزیز
وہ دامنِ نبی سے ہمیشہ جڑا رہا

اس کی نظر میں کیا ہے اسدؔ قیمتِ درم
جو عمر بھر حضور کے در پر پڑا رہا

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

تازہ رہیں گے آپ کے انوار عمر بھر
ظلمت ہے روشنی کی طلبگار عمر بھر

آقا کے شوق دید میں محشر کا انتظار
دل تھام کر کریں گے قدح خوار عمر بھر

دیتی ہے یہ دعائیں رفعنا کی روشنی
بڑھتا رہے حضور کا معیار عمر بھر

رکھیں گے یاد آبلہ پائی حضور کی
بطحیٰ کے سرخ وادی و کہسار عمر بھر

ہے آرزو غلاموں کی طیبہ میں جا بسیں
کرتے رہیں حضور کا دیدار عمر بھر

آقا کی سنتوں پہ چلے ساری زندگی
''آقا کے مدح خواں رہے انصارؒ* عمر بھر''

میں بیٹھ کر مدینے کے بازار میں اسدؔ
کرتا رہوں گا عشق کا بیوپار عمر بھر

☆

* والدی واستاذی عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاویدؔ نقشبندی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد۔دکن

صلی اللہ علیہ وسلم

طیبہ کا سفر ٹھہرا کر دے مجھے فرزانہ
طیبہ کی فضاؤں میں ہو جاؤں نہ دیوانہ

وہ رحمتِ عالم ہیں وہ شافعِ اعظم ہیں
قربان ہوا اُن پر ہر وصفِ کریمانہ

پی لیتا ہوں جب اس کو میں ہوش میں آتا ہوں
ہاتھوں میں ازل سے ہے توحید کا پیمانہ

جبریل کی آمد ہے ہر روز تصور میں
ہے دل میں مرے روشن نقشِ کفِ جانانا ں

سجدے کی مسافت میں دوری سی نہیں کوئی
سر جھکتے ہی آجائے سنگِ درِ جاناناں

در حضرتِ والا کا مرکز ہے تمنا کا
اِس در سے کہیں مجھکو اب اُٹھ کے نہیں جانا

اشعار اسدا پنے بخشش کی سند ہوں گے
کرلیں جو قبول آقا یہ نعتیہ نذرانہ

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی عرفان کا مرکز، کبھی وجدان کا مرکز
مدینہ مجھ کو لگتا ہے درِ رحمن کا مرکز

اُدھر یوسفؑ کی ہستی شہرت کنعان کا مرکز
اِدھر طیبہ، مکمل حسن کی پہچان کا مرکز

جسے کہتی ہے دنیا سرورِ کونین کی بستی
وہی ہے خالقِ کونین کے عرفان کا مرکز

نبی کے پیچھے پیچھے وحیٔ رب مصروف رہتی ہے
نبی کی ذات ہے قرآن کے وجدان کا مرکز

سفر ہو یا حضر ہو دیکھنے والوں نے دیکھا ہے
دلِ صدیقؓ ہے کونین کے سلطان کا مرکز

کسی گستاخ کا اب سر سلامت رہ نہیں سکتا
نبی کا عشق ٹھہرا ہے عمرؓ کی جان کا مرکز

نبی کے ہر قدم پر اک غلام آزاد ہوتا ہے
نبی کا نقشِ پا سرمایۂ عثمانؓ کا مرکز

نبی کے ''بابِ شہرِ علم'' کہنے سے ہوا ظاہر
کہ ذات حیدریؓ ہے علم کے فیضان کا مرکز

اسی در سے مرے جذبوں کو ملتی ہے توانائی
اسدؔ شہرِ مدینہ ہے مرے ایمان کا مرکز

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دل کو آنکھوں کو وہی تابندگی درکار ہے
پھر سے دربار نبی کی حاضری درکار ہے

اک تجلی نقش پائے مصطفی کی اور بس
زندگی کی تیرگی کو روشنی درکار ہے

کون ہے ایسا جسے سرکار سے مطلب نہیں
ہر کسی کو اُن کی بندہ پروری درکار ہے

سنگِ درسرکار کا اے کاش مل جائے مجھے
میرے سجدوں کو بھی اَوجِ بندگی درکار ہے

جس میں ہو محبوبِ داور کی محبت کا ثبوت
میرے جذبوں کو اسد وہ بے خودی درکار ہے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دیدنی ہے الستی کی حیا یا نبی
آپ ہیں عزمِ قالوابلیٰ یا نبی

آپ کی نعت نے مشکل آسان کی
ہے ردیف آشنا قافیہ یا نبی

آمنہؓ کے تقدس کا کیا پوچھنا
نور ہے نور کی والدہ یا نبی

باغِ جنت کی ہو آرزو کیوں اُسے
آپ کا در جسے مل گیا یا نبی

میرے سینے میں محفوظ ہے آج تک
شہرِ طیبہ کا جغرافیہ یا نبی

یاد آتی ہے رہ رہ کے اب بھی مجھے
شہرِ طیبہ کی آب و ہوا یا نبی

دیجیے فکر کے لعل و گوہر اُسے
ہے اسدؔ بھی غلام آپ کا یا نبی

★

بابِ عقیدت

تمہاری منقبت کی منزلیں آساں نہیں لیکن
میں پہنچا ہوں براہِ نعت یا محبوبِ سبحانی ؓ

صدیق اکبر حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی قحافہؓ

ہر اک چیز میں اول خلیفۂ اولؓ
تمہاری ذات مکمل خلیفۂ اولؓ

تمہارے صدق کی لینے بلائیں اسریٰ میں
ملے کواڑ پہ سائکل خلیفۂ اولؓ

بوقت صلح عمرؓ کو بھی چپ کرائے گی
تمہاری بحث مدلل خلیفۂ اولؓ

تمہارے دم سے فدایانِ حق کی محفل میں
وہی ہے آج بھی ہلچل خلیفۂ اولؓ

قدم تمہارے جو پڑ جائیں خشک صحرا میں
وہاں برستے ہیں بادل خلیفۂ اولؓ

خوشی ہے دوست کے چہرے پہ دیکھ کر تم کو
عدو کے ماتھے پہ ہے بل خلیفۂ اولؓ

تمہاری مدح کی خوشبو سے اور بھی مہکا
اسدؔ کی فکر کا صندل خلیفۂ اولؓ

☆

فاروق اعظم حضرت سیدنا عمر بن خطابؓ

ہیں خطا کفر کے اوسان عمرؓ کے دم سے
بھاگتا پھرتا ہے شیطان عمرؓ کے دم سے

اُن کے اسلام نے اسلام کو قوت بخشی
سرخرو ہوگیا ایمان عمرؓ کے دم سے

سہمے سجدوں نے شجاعت کا مصلّی پایا
ہر طرف گونجے ہے آذان عمرؓ کے دم سے

وحیٔ رب آپ کی تائید میں آجاتی ہے
دم ملالیتا ہے قرآن عمرؓ کے دم سے

کسی گستاخ کو برداشت نہیں کر سکتی
سنّیت کی ہے یہ پہچان عمرؓ کے دم سے

کتنی پُر پیچ عدالت کی ڈگر تھی پہلے
کس قدر ہوگئی آسان عمرؓ کے دم سے

بیس رکعت جو تراویح پڑھا کرتے ہیں
یہ بھی ہے ہم پہ اک احسان عمرؓ کے دم سے

جن کے رقعے نے کیا نیل کو جاری پھر سے
پھر سے روشن ہوا کنعان عمرؓ کے دم سے

مجتہد بعد میں بن، جان لے پہلے یہ اسدؔ
ہے سلامت ترا ایمان عمرؓ کے دم سے

☆

ذوالنورین حضرت سیدنا عثمان بن عفان ؓ

آپ کا نام ہے بڑا عثماں ؓ
آپ کی بات ہے جدا عثماں ؓ

رشک آتا ہے قدسیوں کو بھی
آپ ہیں اتنے باحیا عثماں ؓ

مصطفیٰ نے کہا ہے ذوالنورین
کون ہے مثل آپ کا عثماں ؓ

آپ ممتاز ہیں صحابہ میں
شان والا ہے مرتبہ عثماں ؓ

آپ سرکار کے چہیتے ہیں
ساری دنیا کو ہے پتہ عثماںؓ

اس میں شامل ہے آپ کا احساں
ہم کو قرآن جو ملا عثماںؓ

وہ ابوبکرؓ ہو عمرؓ کہ علیؓ
ہر کوئی آپ پر فدا عثماںؓ

آپ کے دامن محبت کا
مل گیا ہم کو آسرا عثماںؓ

آپ کی راہ پر چلے ہر دم
ہے اسدؔ کی یہی دعا عثماںؓ

☆

اسد اللہ حضرت سیدنا علی ابن ابی طالبؓ

پھیلی ہے دھند چاروں طرف یا ابا ترابؓ
روشن ہو پھر چراغِ نجف یا ابا ترابؓ

ہو چشمِ التفاف کہ امت حضور کی
پھر ظلم کا بنی ہے ہدف یا ابا ترابؓ

ایمان کے نگینے بنے آپ کے طفیل
کفر و منافقت کے خزف یا ابا ترابؓ

مشکل کشائی آپ کی حاصل ہے جب ہمیں
کیوں دیکھیں دوسروں کی طرف یا ابا ترابؓ

کہتے ہیں یا علیؓ مرے گھر کے چراغ سب
بجھتے ہیں جب ہواؤں کے دف یا ابا ترابؓ

دل میں اسدؔ کے آپ رہائش پذیر ہیں
یہ دل ہے روشنی کا صدف یا ابا ترابؓ

☆

☆

علیؑ مشکل کشا کا نام جپنا میری عادت ہے
علیؑ مشکل کشا کا نام ہی میری ضرورت ہے

علیؑ مشکل کشا کے ذکر سے تر ہے زباں میری
علیؑ مشکل کشا کا نام میرے دل کی زینت ہے

علیؑ مشکل کشا کا نام ہے ہمت غریبوں کی
علیؑ مشکل کشا کے نام میں روحانی طاقت ہے

علیؑ مشکل کا کا نام جیسے دھوپ میں سایا
علیؑ مشکل کشا کا نام ہی وجہ سکینت ہے

علیؓ مشکل کشا ہیں بابِ شہرِ علم سرتا پا
علیؓ مشکل کشا کی ذات تقدیرِ ولایت ہے

علیؓ مشکل کشا ہیں قاضئ حاجات کا درپن
علیؓ مشکل کشا کی شخصیت جانِ سخاوت ہے

علیؓ مشکل کشا کی ذات یعنی ''ذوالفقاریّت''
علیؓ مشکل کشا کی بات خالص ''حیدریت'' ہے

علیؓ مشکل کشا ہے منبع و مصدر طریقت کا
علیؓ مشکل کشا کی جان ہی جانِ شریعت ہے

علیؓ مشکل کشا کی یاد جیسے نغمۂ وحدت
علیؓ مشکل کشا کا ذکر قرآں کی تلاوت ہے

علیؓ مشکل کشا کا تذکرہ ہے ہمتِ مرداں
علیؓ مشکل کشا کے واسطے اللہ کی نصرت ہے

علیؓ مشکل کشا کا اسم جیسے منہ میں گھی شکر
علیؓ مشکل کشا کا ذکر قلب و جاں کی راحت ہے

علیؓ مشکل کشا بھوکے رہیں اور دیں غریبوں کو
علیؓ مشکل کشا کی کیا عجب شانِ سخاوت ہے

علیؓ مشکل کشا کے شاہزادے حضرتِ کاظم*
علیؓ مشکل کشا کا ان کے سر پر دستِ رحمت ہے

درِ خیبر، سرِ مرحب پہ طاری ہے اسدؔ لرزہ
علیؓ مشکل کشا کے نام کی ہر اک پہ ہیبت ہے

*

* شہزادۂ حضور غوثِ اعظمؓ خطیب دکن حضرت علامہ سید کاظم پاشاہ قادری الموسوی مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہِ موسویہ، حیدرآباد

سید الشہدا ء حضرت سیدنا امیر حمزہ بن عبدالمطلب ؓ

انیس محبوب حق تعالیٰ امیر حمزہ ؓ
خلوص ومہر ووفا سراپا امیر حمزہ ؓ

ہے دین وملت کے واسطے مشکلوں میں ہر دم
خدا کے فضل وکرم کا سایہ امیر حمزہ ؓ

ہیں شاہِ والا کے سینکڑوں جانثاریوں تو
نہیں ہے کوئی بھی آپ جیسا امیر حمزہ ؓ

یہ بات اچھی طرح سے دشمن بھی جانتے ہیں
بڑا ہے دل اور قوی کلیجہ امیر حمزہؓ

کیا شہادت کا تذکرہ جب کبھی کسی نے
احد کا میدان یاد آیا امیر حمزہؓ

خوشی ہو، غم ہو، قدم قدم، لمحہ لمحہ، پل پل
ہیں ساتھ اپنے امیر حمزہؓ، امیر حمزہؓ

حضور اکرم کا واسطہ ہے بروز محشر
اسدؔ ثنائی کی لاج رکھنا امیر حمزہؓ

☆

شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین بن علیؓ

''دم ہمہ دم، دم حسینؓ یا علی مولا حسینؓ''
روح کا سرگم حسینؓ یا علیؓ مولا حسینؓ

آپ کی تنویر کے سامنے حق کی قسم
چاند ہے مدھم حسینؓ یا علیؓ مولا حسینؓ

آبلہ پا زندگی زخم زدہ ہر خوشی
پیار کا مرہم حسینؓ یا علیؓ مولا حسینؓ

حق کے لئے دے دی جاں منہ سے نہیں نکلی ہاں
سر نہ ہوا خم حسینؓ یا علیؓ مولا حسینؓ

آپ کے صدقے رہا سبز شگفتہ سدا
دین کا موسم حسینؑ یا علیؑ مولا حسینؑ

معرکۂ کربلا ختم بھلا کب ہوا
جنگ ہے پیہم حسینؑ یا علیؑ مولا حسینؑ

اور کسی سے بھلا ہم کو ہے کیا واسطہ
آپ کے ہیں ہم حسینؑ یا علیؑ مولا حسینؑ

قلب و جگر تار تار لطف و کرم ایک بار
دور ہو ہر غم حسینؑ یا علیؑ مولا حسینؑ

دل میں ہے یاد نبی سانسوں میں ذکر علی
لب پہ دمادم حسینؑ یا علیؑ مولا حسینؑ

پست ہوں ادنیٰ ہوں میں آپ کا منگتا ہوں میں
ہے یہی کیا کم حسینؑ یا علیؑ مولا حسینؑ

کرکے مناقب رقم روئے اسدؔ کا قلم
لفظ ہیں پُرنم حسینؑ یا علیؑ مولا حسینؑ

☆

کربلا کی شام کا خوں رنگ منظر ہیں حسینؓ
انقلابی ضابطوں کا ایک دفتر ہیں حسینؓ

مرحبا ہیں راکبِ دوشِ شہِ کون و مکاں
آنکھ والو دیکھنا کتنے قدآور ہیں حسینؓ

بس کہ ہے منظور انہیں تسکینِ دریائے فرات
ورنہ اپنی ذات میں خود ہی سمندر ہیں حسینؓ

اُن کا اک سجدہ ہے معیارِ عبادت بالیقیں
کُل مسلمانوں کے کُل سجدوں سے بڑھ کر ہیں حسینؓ

جان رکھا ہے یزیدی فوج نے تنہا انھیں
ایک کب ہیں دیکھنا پورے بہتر ہیں حسینؓ

ساری قومیں یاد کرتی ہیں شہادت آپ کی
آپ کی یادوں کے جلسے آج گھر گھر ہیں حسینؓ

زندگی افکار کو ملتی ہے اُن کی یاد سے
میری سوچوں کا اسدؔ پُرنور محور ہیں حسینؓ

☆

☆

شہید ہو کے ہوئے آپ کامراں شبیرؓ
کہ پاؤں چوم رہی ہیں بلندیاں شبیرؓ

برابری کا تصور بھی غیر ممکن ہے
زمیں پہ آپ ہیں مانندِ آسماں شبیرؓ

ہیں شاہزادوں کے لاشے پڑے ہوئے ہر سُو
زمینِ کرب پہ بکھری ہے کہکشاں شبیرؓ

تڑپ رہی ہے زمیں آپ کی شہادت پر
فلک کی آنکھ سے آنسو ہوئے رواں شبیرؓ

کسے ہے پانی کا غم ! پانی تو ہے فانی شئے
ہے پیاس آپ کی تا حشر جاوداں شبیرؓ

اندھیرے چھا نہیں سکتے کبھی اُجالوں پر
اُجڑ چکی ہیں یزیدوں کی بستیاں شبیرؓ

اسدؔ کو موجِ حوادث کا خوف کیا ہوگا
ملی ہے آپ کے دامن میں جب اماں شبیرؓ

☆

مؤذنِ رسول حضرت سیدنا بلال بن رباح الحبشی رضی اللہ عنہ

سن سن کے ملائک ہوئے سرشار اذانیں
بے شین کی گونجی ہیں وہ شہکار اذانیں

خود ذوقِ بلالی کو یہ معلوم نہیں ہے
ہے نطقِ بلالی کی پرستار اذانیں

اب کشتیِ حق کو نہیں اندیشہ بھنور کا
ریتیلے سمندر میں ہیں پتوار اذانیں

کام آئی بہت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی دولت
آزاد ہوئیں، تھیں جو "گرفتار" اذانیں

فاروقؓ کی تلوار کے سائے میں پلی ہیں
مکے کے گلی کوچوں میں خوددار اذانیں

کعبے کی بلندی کو عطا کر کے بلندی
''سنتے ہیں بلالؓ آپ سے سرکار اذانیں''

ہر لمحہ زباں پر ہے فقط ذکر انہیں کا
ہیں احمدِ مختار کی بیمار اذانیں

حسنینؓ سفارش کے لیے آئے ہیں چل کر
ہم کو بھی سنادو وہی دلدار اذانیں

بڑھ جائے خلوص اور نمازوں میں زیادہ
ہو جائیں مری صاحبِ کردار اذانیں

سینے میں اسدؔ نوری بھنور پڑنے لگے ہیں
یوں حدِّ سماعت سے ہوئیں پار اذانیں

☆

اِمام اعظم حضرت نعمان بن ثابتؒ

تمہاری سیرت تمہاری صورت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ
مزاج دارِ نبیؐ رحمت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ

اِسی سے لبریز میرا کاسہ، یہی تو ہے عمر کا اثاثہ
ہے میرے دل میں تمہاری اُلفت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ

ہے فکر میں شعریت کا رس بھی ہے فقہ و منطق پہ دسترس بھی
زبان ہے منبع بلاغت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ

اُسی کی دنیا اُسی کی عقبیٰ وہی ہے سچا خدا کا بندہ
ملی ہے جس کو تمہاری نسبت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ

تمہاری چشمِ کرم کی ہے ضَو تمہارے دامن کا ہے یہ پرتو
جو ہم غریبوں کے سر پہ ہے چھت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ

تمہارے ٹکڑوں پہ پلنے والے ہے مسند معرفت پہ فائز
کہاں کی دنیا کہاں کی دولت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ

اسدؔ ثنائی شعور کہئے کہ شاعری کا سُرور کہئے
ہیں سب اُنھیں کے رہین منت ابو حنیفہؒ ابو حنیفہؒ

☆

غوث الثقلین حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؓ

یہ جو ہفتے کے دن ہیں سات یا محبوبِ سبحانیؓ
پکاریں آپ کو دن رات یا محبوبِ سبحانیؓ

درودِ غوثیہ کا ورد ہے سانسوں ہی سانسوں میں
مہک اُٹھے ہیں احساسات یا محبوبِ سبحانیؓ

سبھی شاہ و گدا کاسہ بکف چوکھٹ پہ آتے ہیں
کرم بٹتا ہے ہاتھوں ہات یا محبوبِ سبحانیؓ

شعورِ ایمان کا ابلیسیت پر آ گیا غالب
وہ بیٹھا تھا لگا کر گھات یا محبوبِ سبحانیؒ

عشا سے فجر تک چالیس برسوں جنگلوں جنگل
تمہیں پڑھتی رہیں آیات یا محبوبِ سبحانیؒ

تمہارے پاک قدموں کی کرامت خیز ٹھوکر سے
ملی ہے موت کو بھی مات یا محبوبِ سبحانیؒ

تمہاری منقبت کی منزلیں آساں نہیں لیکن
میں پہنچا ہوں براہِ نعت یا محبوبِ سبحانیؒ

یداللہ جس کو کہتے ہیں تمہارے چاہنے والے
اسدؔ کے سر پہ ہے وہ ہات یا محبوبِ سبحانیؒ

☆

☆

میرے گھر میں ہیں مہمان پیرانِ پیرؓ
بن گیا گھر یہ جیلان پیرانِ پیرؓ

آپ ہیں میرا وجدان پیرانِ پیرؓ
ورنہ کیا گیان کیا دھیان پیرانِ پیرؓ

آپ کا دامنِ پاک ہاتھوں میں ہے
کچھ نہیں ساز و سامان پیرانِ پیرؓ

دف ہے غوث الورائی کا بجتا ہوا
ہیں خطا شر کے اوسان پیرانِ پیرؓ

آپ کے معتبر ہاتھ کے لمس سے
دین چڑھتا ہے پروان پیرانِ پیرؒ

اُٹھتی ہے آپ کے دست و پا کی مہک
دل کا جلتا ہے لوبان پیرانِ پیرؒ

ہے تمہاری ہی دستار سے منسلک
پنجتن کا بھی عنوان پیرانِ پیرؒ

آپ کی یاد میرے تصوّر میں ہے
دل میں بغداد و جیلان پیرانِ پیرؒ

جو تمہارا نہیں وہ نبی کا نہیں
ہے اسدؔ کا یہ ایمان پیرانِ پیرؒ

☆

☆

کب سمجھ پایا ہے کوئی عظمتِ غوث الوریٰؓ
جس پہ کُھلنی تھی کُھلی رمزیّتِ غوث الوریٰؓ

کس نے پائی ہے جہاں میں محی دینی منزلت
منفرد ہے اولیاء میں حرمتِ غوث الوریٰؓ

دین و دنیا کا ہر اک انعام اس نے پالیا
جس کو حاصل ہوگئی ہے نسبتِ غوث الوریٰؓ

مجھ کو چھو سکتی نہیں تاریکیاں سنسار کی
میرے سینے میں ہے روشن اُلفتِ غوث الوریٰ ؓ

ہے وہی شانِ عطا شانِ سخاوت ہے وہی
اُسوۂ کاظم* میں دیکھو سیرتِ غوث الوریٰ ؓ

جذبۂ عشق و عقیدت کی تجلی اوڑھ کر
میرے لب پر آ گئی ہے مدحتِ غوث الوریٰ ؓ

نقشِ پا کے نور میں ڈھل کر چمکتی ہے اسدؔ
اولیاء کی گردنوں پر سبقتِ غوث الوریٰ ؓ

☆

* شہزادۂ حضور غوثِ اعظم ؓ خطیب دکن حضرت علامہ سید کاظم پاشاہ قادری الموسوی مدظلہ سجادہ نشین خانقاہِ موسویہ، حیدر آباد

☆

تمہارا نام ہے وردِ زباں محبوبِ سبحانی ؓ
تمہارا ذکر ہے آرامِ جاں محبوبِ سبحانی ؓ

مراتب اور اونچے ہو گئے ہیں آدمیت کے
زمیں پر آئے بن کر آسماں محبوبِ سبحانی ؓ

ولایت کا ہے سورج اصفیا کے دوش پر روشن
تمہارے پاؤں کا بن کر نشاں محبوبِ سبحانی ؓ

تمہارا دامنِ نسبت کئی نسلوں نے تھاما ہے
تمہارا سلسلہ ہے جاوداں محبوبِ سبحانیؓ

جو آتا ہے وہ خالی ہاتھ جاتا ہی نہیں ہرگز
کہ دریا ہے سخاوت کا رواں محبوبِ سبحانیؓ

میں چہرہ حضرت کاظم* کا بھرلوں کیوں نہ آنکھوں میں
ہو تم اُن کی اداؤں میں نہاں محبوبِ سبحانیؓ

وسیلہ ہے تمہارا جب اسدؔ کے ساتھ ہر لمحہ
دعا کیسے ہو اُس کی رائیگاں محبوبِ سبحانیؓ

☆

*شہزادۂ حضور غوثِ اعظمؓ خطیب دکن حضرت علامہ سید کاظم پاشاہ قادری الموسوی مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہِ موسویہ، حیدرآباد

مجذوبِ کامل حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہؒ

دل میں الفت برہنہ شاہ کی ہے
سر پہ رحمت برہنہ شاہ کی ہے

قطب دوراں کے نام سے اب بھی
جگ میں شہرت برہنہ شاہ کی ہے

رشکِ اورنگ فخرِ سلطانی
جاہ و حشمت برہنہ شاہ کی ہے

سرمدی رنگ میں سمائی ہوئی
قادریت برہنہ شاہ کی ہے

سالہا سال سے یہاں دیکھو
بجتی نوبت برہنہ شاہ کی ہے

جو ملاتی ہے رب سے بندے کو
ایسی نسبت برہنہ شاہ کی ہے

وہ ہے خوش بخت جس کے دامن میں
آئی نعمت برہنہ شاہ کی ہے

بانٹتے جاؤ بڑھتی جائے گی
ایسی دولت برہنہ شاہ کی ہے

دل نہ سمجھو اسدؔ میرے دل کو
یہ امانت برہنہ شاہ کی ہے

☆

یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

تم قطبِ دکن تم فخرِ زمن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ
ہے ذات تمہاری رشکِ چمن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

تم پر صدقے تم پر واری یہ دل یہ جاں باری باری
تم پر ہے فدا سب تن من دھن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

تم شیرِ خداؓ کے پیارے ہو تم لاڈلے بی بی زہراؓ کے
تم ماہِ رسالت کی ہو کرن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

کشکولِ نظر بھر دو خواجہ دیدار عطا کر دو خواجہ
للہ بجھا دو دل کی جلن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

تم ہو رب کے پیارے ایسے آئے گا نظر دامن کیسے
قامت ہے تمہاری جیسے گگن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

ہر دل میں تمہاری الفت ہے ہر لب پہ تمہاری مدحت ہے
شیدا ہیں تمہارے اہل سخن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

صدقہ ہے تمہاری نسبت کا یہ منصب یہ رتبہ خواجہ
تم سے ہے اسدؔ کا دل روشن یا حضرت سید خواجہ حسنؒ

☆

برہنہ شاہؒ کا صندل

درِ طیبہ سے آیا ہے برہنہ شاہ کا صندل
شہِ بطحیٰ نے بھیجا ہے برہنہ شاہ کا صندل

عقیدت مند سارے بھیگتے ہیں آج خوشبو میں
کہ بارش بن کے برسا ہے برہنہ شاہ کا صندل

یہ لگتا ہے کہ جیسے آسمانوں کی بلندی سے
فرشتوں نے اتارا ہے برہنہ شاہ کا صندل

سبھی صوفی، ولی، ابدال اور اقطاب آئے ہیں
مثالِ جشن برپا ہے برہنہ شاہ کا صندل

تجلی ہی تجلی ہے جدھر دیکھو جہاں دیکھو
اجالا بن کے بکھرا ہے برہنہ شاہ کا صندل

بلائیں، آفتیں ہرگز بھی اس کو چھو نہیں سکتیں
وہ جس نے بھی لگایا ہے برہنہ شاہ کا صندل

تیری تقدیر بھی اب ناز کرتی ہے تیرے سر پر
اسدؔ تو نے اٹھایا ہے برہنہ شاہ کا صندل

☆

السلام السلام

السلام اے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام اے حضرت قطب دکنؒ

آپ عالی شان عالی مرتبہ
آپ ہیں سب سے الگ سب سے جدا
آپ نے پایا ہے وصف ذوالمنن

السلام اے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام اے حضرت قطب دکنؒ

آپ ہیں سرکارِ ولیوں کے ولی
آپ کے دم سے ہے پھیلی روشنی
آپ ہیں نور چراغ پنجتن

السلام اے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام اے حضرت قطب دکنؒ

ہے کرشمہ ساز ہستی آپ کی
نور میں ڈوبی ہے بستی آپ کی
آپ سے روشن ہے یہ سارا چمن

السلام ائے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام ائے حضرت قطب دکنؒ

آپ نے دی حق رسائی خلق کو
چادر رحمت اڑھائی خلق کو
آپ خود رہتے ہوئے بے پیرہن

السلام ائے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام ائے حضرت قطب دکنؒ

ہے فنا فی الحق طبیعت آپ کی
صوفی سرمدؒ سے ہے نسبت آپ کی
جذب میں بھی ہے سخاوت کا چلن

السلام ائے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام ائے حضرت قطب دکنؒ

ہو عطا صدقہ نبی کے نام کا
فاطمہ زہرہؓ علیؓ کے نام کا
دور ہو جائیں سبھی رنج و محن

السلام اے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام اے حضرت قطب دکنؒ

یہ اسدؔ بھی آپ کا دربان ہے
جان و دل سے آپ پر قربان ہے
آپ پر صدقے ہیں تن من اور دھن

السلام اے حضرتِ خواجہ حسنؒ
السلام اے حضرت قطب دکنؒ

☆

استاذ سلاطین آصفیہ، شیخ الاسلام، عارف باللہ

الامام الحافظ العلامہ محمد انوار اللہ فاروقیؒ الملقب بہ نواب فضیلت جنگ بہادر

شیخ الاسلام حضرت علامہ انوار اللہ فاروقیؒ

بانئ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد

من عرف کا آئینہ ہے آئینہ انوارؒ کا
آشنائے حق ہوا ہے آشنا انوارؒ کا

کون کہتا ہے کہ مشکل ہے پتہ انوارؒ کا
رہبری کے واسطے ہے نقشِ پا انوارؒ کا

جتنی تھیں دشواریاں آسانیوں میں ڈھل گئیں
جب سے میرے سامنے ہے راستہ انوارؒ کا

ہیں زمیں سے آسماں تک سلسلے انوارؔ کے
مصطفی انوارؔ کے ہیں کبریا انوارؔ کا

ہے درودیوار میں اُس کے ضیائے مصطفی
بانٹتا ہے روشنی یہ جامعہ انوارؔ کا

اُن پہ نازاں ہیں ''فضیلت جنگ'' کا روشن خطاب
ہے ہر اک اعزاز سے رتبہ بڑا انوارؔ کا

پی کے اُن کے ہاتھ سے آتے ہیں میکش ہوش میں
حکمت و عرفاں سے پُر ہے میکدہ انوارؔ کا

جلوۂ انوارؔ سے روشن ہیں میری دھڑکنیں
ہے مرا دل بھی اسدؔ اک آئینہ انوارؔ کا

☆

چراغِ دکن حضرت سید شاہ محمد شرف الدین قادریؒ

عطا کی انتہا ہیں شاہ شرفیؒ
توقع سے سوا ہیں شاہ شرفیؒ

خودی کا آئینہ ہیں شاہ شرفیؒ
فقیروں کی انا ہیں شاہ شرفیؒ

خرد کے پیشوا ہیں شاہ شرفیؒ
جنوں کا آسرا ہیں شاہ شرفیؒ

زمینِ دل کو جو سیراب کردے
وہ رحمت کی گھٹا ہیں شاہ شرفیؒ

شہہِ دیں کے رُخِ زیبا کا پرتَو
شبیہِ مرتضیٰؑ ہیں شاہ شرفیؒ

جو نکلی ہو کسی عابد کے دل سے
وہ بابرکت دعا ہیں شاہ شرفیؒ

عقیدت کی ردیفیں جس کو ڈھونڈیں
وہ دلکش قافیہ ہیں شاہ شرفیؒ

سروں پر شرفیوں کے سایہ افگن
ردائے مصطفی ہیں شاہ شرفیؒ

اسدؔ ماں باپ سے بھی بڑھ کے مشفق
عجب سایہ گھنا ہیں شاہ شرفیؒ

☆

☆

دل ہے بیدار شاہِ شرفیؒ کا
رُخ ہے ضوبار شاہِ شرفیؒ کا

نیند اور خواب دونوں نورانی
ہو جو دیدار شاہِ شرفیؒ کا

سینہ کب ہے وہ طُورِ سینا ہے
جس میں ہو پیار شاہِ شرفیؒ کا

آندھیوں میں دیے جلاتا ہے
ہے جو فنکار شاہِ شرفیؒ کا

نور و رحمت کو کردیا یکجا
حق ہے معمار شاہِ شرفیؒ کا

بند ہوتا نہیں غریبوں پر
بابِ انوار شاہِ شرفیؒ کا

''جوہرِ سیف'' بن کے چمکا ہے
دُرِّ شہوار شاہِ شرفیؒ کا

سجدہ گاہِ قلندراں ہے اسدؔ
نوری دربار شاہِ شرفیؒ کا

☆

استاد شہزادہ گان آصفیہ مفتی صدارت العالیہ

شمس المفسرین حضرت علامہ حافظ مفتی محمد رحیم الدینؒ*

شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ، حیدر آباد، دکن

وہ پائے روشنی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی
کرے جو پیروی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی

رہی ہر وقت دامن گیر خودداری خدا ترسی
تھی ایسی زندگی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی

فراست اور ذہانت جس کے آگے دست بستہ ہیں
وہ ہے دانشوری مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی

دکن کے شاہزادوں کی اتالیقی کے منصب پر
تھی فکر وآگہی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی

خلیفہ حضرت انوار کے اور مفتی اعظم
کہ قامت تھی بڑی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی

فقیرانہ مزاجی تھی بڑے عہدے پہ رہ کر بھی
عجب تھی سادگی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی

رہے اب کیوں نہ اپنی خوش نصیبی پر اسدؔ نازاں
ملی وابستگی مفتی رحیم الدینؒ حضرت کی

☆

تاج العرفا حضرت سید شاہ محمد سیف الدین قادریؒ

سجادہ نشین خانقاہِ شرفی چمن

دین کا آئینہ ہیں سیف الدینؒ
عکسِ غوث الوریٰ ہیں سیف الدینؒ

دھوپ میں آسرا ہیں سیف الدینؒ
ایک سایہ گھنا ہے سیف الدینؒ

دیکھو اندر سے لے کر باہر تک
مرتضیٰؓ مرتضیٰؓ ہیں سیف الدینؒ

روحِ بیمار کی شفا کے لیے
جامِ آبِ بقا ہیں سیف الدینؒ

اک مکمل وجود رحمت کا
عکس ہیں آئینہ ہیں سیف الدینؒ

عقلِ بیمار پر نہیں کھلتا
کون ہیں آپ، کیا ہیں سیف الدینؒ

نفس اُن کا غلام کیوں نہ بنے
فقر کا حوصلہ ہیں سیف الدینؒ

منقبت میں تمہاری تم ہی ردیف
قافیہ مصطفٰی ہیں سیف الدینؒ

یہ اسدؔ آپ کا ثنائی ہے
آپ اُس کی دعا ہیں سیف الدینؒ

☆

سیدی و مرشدی شہزادہ غوث اعظمؒ

حضرت سید شاہ لطیف بادشاہ قادری حیدری لا اُبالیؒ

لا ابالی گھر شاہ عبداللطیفؒ
حق نما حق نگر شاہ عبداللطیفؒ

آپ کے گھر کو دیکھوں تو لگتا ہے یہ
غوث اعظم کا گھر شاہ عبداللطیفؒ

شہر بغداد سے شہر کرنول تک
آپ کی ہے ڈگر شاہ عبداللطیفؒ

میں ہوں بیمار عشق رسول خدا
آپ ہیں چارہ گر شاہ عبداللطیفؒ

آپ کی رہنمائی میں طئے ہو گیا
زندگی کا سفر شاہ عبدالطیفؒ

آ کے بیٹھا ہے قدموں میں جو آپ کے
بن گیا تاجور شاہ عبدالطیفؒ

رات دن سب مریدوں کے حالات پر
آپ کی ہے نظر شاہ عبدالطیفؒ

آپ کی مدح و توصیف میں گم سدا
میرے فکر و نظر شاہ عبدالطیفؒ

آپ کے راستے پر چلا ہے اسدؔ
کیسے ہو دربدر شاہ عبدالطیفؒ

☆

سیدی، مرشدی واُستاذی

شیخ التفسیر حضرت علامہ سید شاہ عبدالجبار قادری باقوی نیشاپوریؒ

سابق ناظرِاُم المدارس جامعہ باقیات صالحات، ویلور، تمل ناڈو، وبانی دارالعلوم ضیاء الباقیات، کڑپہ، آندھراپردیش۔

نورلازوال

اے تاب نور علم دیں
فرازِ چرخِ عبدیت کے تاجدارِ بے بدل
اے باقیات صالحات کی شعاعِ تابناک *
تجھے مرا خراج ہے
تو زندہ باد زندہ باد
آفتاب عشق کی کرن کرن
تری رگوں میں جذب تھی
وفا کی ٹھوس روشنی
نفس نفس میں جذب تھی
اے باقیات صالحات کی

* سابق ناظرِ اُم المدارس جامعہ باقیات صالحات، ویلور ٹاملناڈو۔ بانی دارالعلوم ضیاء الباقیات کڑپہ، آندھراپردیش

شعاعِ تابناک
تجھے مرا خراج ہے
تو زندہ باد زندہ باد
کتنے سنگ
تیرے لمسِ پاک کی
ضیاء سے
آئینے بنے
کتنے خالی جام
بادۂ ادب سے بھر گئے
بجھی ہوئی نگاہوں میں
تجلیاں سما گئیں
تھکے ہوئے دماغوں میں
شعاعِ آگہی رچی
نفاق و شر کی بھیڑ میں
تری صدائے منفرد
پیامِ خیر بن کے
جھلملائی تھی
اسی صدا کی روشنی
ہماری راہ کا
چراغ بن کے
ساتھ ساتھ ہے

ترا عروج کل بھی تھا
ترا عروج اب بھی ہے
اے تابِ نورِ علم دیں
ہے تیرے بطنِ نور سے
''ضیائے باقیات'' کا ظہور بھی
ترے فیوض کے تبرکات
دامنوں میں بھر کے
نور نور ہو گئے ہیں ہم
یہ نور جاوداں
قسم خدا کی
لازوال ہے
اے باقیات صالحات کی شعاع تابناک
تجھے مرا خراج ہے
تو زندہ باد زندہ باد

☆

سیدی و مرشدی

تاج الصالحین حضرت سید شاہ محمد جمیل الدین قادری شرفیؒ

سجادہ نشین، بارگاہِ شرفی چمن

ملی نصیب سے صحبت جمیلؒ شرفی کی
مرا اثاثہ ہے نسبت جمیلؒ شرفی کی

چڑھی ہے نعتیہ رنگت جمیلؒ شرفی کی
غزل پہ ہے یہ عنایت جمیلؒ شرفی کی

وہ ''محوِ نعت'' رہیں گے ہر اک زمانے میں
رہے گی اوج پہ مدحت جمیلؒ شرفی کی

قلم خمیدہ ہے الفاظ اشک آلودہ
بیان کیسے ہو مدحت جمیلؔ شرفی کی

دعائیں، پیار کی سوغاتیں، لفظ کے موتی
نوازتی ہے سخاوت جمیلؔ شرفی کی

فضا میں رنگ لُٹاتی تھی مسکراہٹ کے
شگفتہ بار طبیعت جمیلؔ شرفی کی

ہوا ہے زیبِ فلک میرے بخت کا تارا
ہوئی ہے خواب میں رُویت جمیلؔ شرفی کی

نہیں ہے خوف کسی بات کا زمانے میں
اسدؔ ہے ہم پہ عنایت جمیلؔ شرفی کی

☆

والدی واستاذی عمدۃ القراء

حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاوید نقشبندیؒ

سابق استاذ جامعہ نظامیہ و بانی دار العلوم ابوالحسناتؒ، حیدرآباد۔ دکن

مرے گھر میں اجالا آپؒ کا ہے
مجھے ہر پل نظارا آپ کا ہے

میں خود کو آئینے میں جب بھی دیکھوں
تو لگتا ہے کہ چہرہ آپؒ کا ہے

مرے لنگر میں ٹکڑے آپ کے ہیں
مرے دامن میں صدقہ آپؒ کا ہے

خوشا انوار فاروقی کی نسبت
نظامی نورؔ حصہ آپؒ کا ہے

ہے ارفع آپ کا علمی تبحر
طریق درس اعلیٰ آپؒ کا ہے

رہی ہر دم نظر عبداللہ شاہؒ کی
بڑا اونچا نصیبہ آپؒ کا ہے

جنوبی ہند کے اطراف واکناف
بفیض علم، چرچا آپؒ کا ہے

لگاتا ہے بڑے حضرت کا نعرہ
جہاں بھی کوئی شیدا آپؒ کا ہے

اسدؔ اب بھی سمجھنے سے ہے قاصر
حقیقت میں جو رتبہ آپؒ کا ہے

☆

بابِ تعارف

کاغذ پہ اُجالوں کا سفر بول رہا ہے
الفاظ کے پیکر میں ہنر بول رہا ہے
(ڈاکٹر محمد علی اثرؔ)

حضرت علامہ ڈاکٹر راہیؔ فدائی

نعتیہ شاعری میں قاضی اسدؔ ثنائی کا امتیاز

اللہ تعالیٰ کا کلام چونکہ ازلی وابدی ہے اس لیے قرآن مجید کا ارشاد ''ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی ''یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں' بھی ازلی اور ابدی ہے۔ اس آیت شریفہ میں ''صلوٰۃ '' کے معنیٰ درود بھیجنے اور رحمت نازل کرنے کے ہیں۔ یہاں اس بات کی جانکاری ضروری ہے کہ نزول رحمت کا اہم ترین پہلو اور اس کا نمایاں طریقہ یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اور آپ کی مدح وثناء کی جائے' اسی کو شاعری کی اصطلاح میں ''نعت گوئی'' کہتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ کائنات کے وجود پذیر ہونے سے بہت پہلے ازل ہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر رحمت نازل فرمائی اور آپ کی مدح سرائی کی۔ اس طرح نعت خوانی کے حسن عمل کی تابندہ شروعات حق تعالیٰ سے ہوئی' پھر فرشتوں نے اس کی کامل پیروی کی اور اس کے بعد دارین وکونین کا ذرّہ ذرّہ حکم الٰہی کی تعمیل میں رطب اللسان ہو گیا' جس کی تصدیق قول باری تعالیٰ '' ورفعنا لک ذکرک ''یعنی ہم نے آپ کے ذکر پاک کو ساری کائنات میں بلند کر دیا اور اسے تمام جہانوں میں پھیلا دیا' سے ہوتی ہے۔ اس موقع پر ایک سوال پردۂ ذہن پر ابھرآتا ہے کہ

کیا حق تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ ایک سطح پر نازل ہوتی ہے؟ اور کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدح وثناء کا ایک ہی طریقہ رائج ہوگا؟ اور کیا خداوند قدوس کی جانب سے آپ کے اوصاف حمیدہ اور صفات عالیہ کے بیان میں یکسانیت راہ پا گئی ہے؟۔ اس اشکال کا جواب خالق و مالک نے خود عطا فرمایا کہ ''کل یوم ھو فی شأن'' یعنی اللہ رب العزت ہر دن، ہر گھڑی اور ہر پل ایک نئے انداز اور ایک نرالی شان میں جلوہ گر ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اس عالم رنگ و بو میں تنوع و تغیر رونما ہوتا ہے، اور انفس و آفاق میں تبدل و تشکل کا عمل جاری رہتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ جہانِ کون و مکاں انتہائی حسین و دل کش اور جمال و کمال سے آراستہ نظر آتا ہے، اس کیفیت کا ادراک درحقیقت اصحابِ بصیرت اور اہل نظر ہی کو ہو پاتا ہے، لہٰذا مذکورہ مقدمات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا صحیح ہے کہ ہر آن اور ہر لمحہ خدائے تعالیٰ حضور اکرم کی شانِ محبوبیت میں نت نئے زاویوں اور نو بہ نو طریقوں سے بے لحن و بے صوت نغمہ سرا ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں منشائے خداوندی یہی ہے کہ ساری انسانیت بالخصوص مومن بندے اور غلامانِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس جدت طراز عمل میں اس کا مکمل اتباع کریں'' ''نعت گوئی کے مقدس و متبرک شغل میں جدید ترین اسلوبِ بیان اور عمدہ ترین طرزِ ادا کو اپنائیں اور بلند و بالا خیالات اور نئی لفظیات کے توسط سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں، چنانچہ فرمان الٰہی ہے ''یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما'' یعنی اللہ اور رسول پر یقین و ایمان رکھنے والو! آپ پر جدت و ندرت کے ساتھ درود بھیجتے رہو اور آپ پر مختلف طریقوں سے سلام پہنچاتے رہو۔

برصغیر ہند و پاک میں جدید نعت گوئی کا مقدس سفر بہت ہی سست رفتاری سے جاری ہے، یہ اس لیے کہ آج اہلِ قلم محنت و ریاضت سے ابا کرنے اور مطالعہ و استفادہ سے اعراض کرنے لگے ہیں، ان کا دامنِ مراد عوامی شہرتوں اور نمائشی عزتوں سے بھر چکا

ہے' اس پر طرفہ تماشا یہ ہے کہ مختلف نیم ادبی تنظیموں اور غیر ادبی اداروں سے اعزازات کی تمنّا اور خطابات کی خواہش نے انہیں اپنے منصب و معیار سے فروتر ہونے پر مجبور کر رکھا ہے' جس کا انہیں احساس تک نہیں ہے' ایسی مایوس کن صورت حال میں حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں شرفی چمنِ ادب کا ایک گلِ سرسبد حیرت انگیز دلکشی اور تعجب خیز دل ربائی کے ساتھ نمودار ہوتا ہے کہ جس کی خوشبو نہ صرف چمنِ شرفی کے لیے باعث فخر ہے بلکہ سارا جہانِ ادب اس کی خوشبو سے معطر اور معنبر ہو اٹھتا ہے' تو ہم جیسے نعت پاک کے متوالوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔

قاضی اسدؔ ثنائی یقیناً چمنِ نعت کے گلِ سرسبد ہیں' اس چمن کی آبیاری حضرت سید شاہ محمد جمیل الدین شرفی علیہ الرحمہ کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی اور آپ ہی کی نگرانی و نگہبانی کا کرشمہ تھا کہ اس پاکیزہ بوستانِ خیال میں بھرپور بہار آئی تھی' آپ کی محبتوں اور مروتوں کا روحانی فیضان تاحال جاری و ساری ہے لہٰذا راقم اس بات کے اعتراف میں کوئی باک اور حرج نہیں سمجھتا ہے کہ حضرت جمیلؒ کا احسان نعتیہ شاعری پر غیر معمولی اور ناقابلِ فراموش ہے۔ غرض کہ چمنِ شرفی کے رنگ برنگ پھولوں کی مہک اور ادھ کھلے غنچوں کی لچک سے ناظرین کے دل و نگاہ میں نور و سرور بھر جاتا ہے' مگر ''گلِ اسدؔ'' کی بات ہی نرالی ہے۔ اس گلِ سرسبد کی عطر بیزی ظاہر و باطن اور قلب و روح دونوں کو یکساں متاثر کر دیتی ہے اور اس کی طیبِ روحانی اور حسنِ معانی سے مشامِ جاں معطر ہو اٹھتا ہے۔

نعتیہ شاعری میں اسدؔ ثنائی کا اسلوب انتہائی دل کش ہونے کے علاوہ تہ بہ تہ معنوی حسن کاری کا آئینہ دار بھی ہے' انہوں نے اپنی نعتوں میں جدید لفظیات کو بے تکلف استعمال کیا ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں

نعت کے نور سے روشن ہے مجلہ میرا
کیوں نہ پھر ہوگا ہر اک حرف مطلا میرا
دو گھڑی کے لیے ہو جائیے جلوہ فرما
خواہشِ غیر سے ہے قلب مخلّٰی میرا

....

گنبد خضرا کا کرتا ہے طواف
فکر تازہ کا پرندہ یا نبی

....

بیابانوں میں سیل نور بن کر
بڑی مصروف ان کی انگلیاں ہیں
وہی رزّاق کے نائب زمیں پر
کہ ان کے ہاتھ میں رزّاقیاں ہیں

....

ان کا صدقہ دو جہاں کا پیٹ بھرتا ہے میاں
ان کا صدقہ چھوڑ دیں گے تو کہو کھاویں گے کیا
ان کے قد کی عظمتوں کی فکر کرنے والے لوگ
ان کے قدموں کی حدوں تک بھی پہنچ پاویں گے کیا

....

اب کشتیٔ حق کو نہیں اندیشہ بھنور کا
ریتیلے سمندر میں ہیں پتوار اذانیں

....

دشمنوں کی اندھی آنکھوں سے پرے
غار ' مکڑی اور کبوتر نعت ہے

اسدؔ نے خالص ہندی لفظوں کو بھی موقع ومحل کی مناسب سے بڑی عمدگی اور بھرپور شائستگی کے ساتھ برتا ہے۔ گویا انہوں نے اردو شاعری کے دامن کو ہندی گل بوٹوں سے مزین کرنے کی سعیٔ مشکور کی ہے' جس کی وجہ سے الفاظ کے پس منظر میں ایک انوکھی تبدیلی کا احساس ہونے لگتا ہے اور یہ وصف خاص انہیں آج کے جدید نعت گویوں سے ممتاز کرنے کے لیے کافی ہے۔

بسنت' ساون' بہار' پت جھڑ ہمارے دل کو کوئی نہ بھایا
تمہاری میلاد کی رتوں کا ہمیں لبھایا ہے سبز موسم

....

مرے پاس مجھ پہ کباڑ پھینکنے والے کے لیے پھول ہے
کہ کسی کا دل نہ دکھے یہ دین محمدی کا اصول ہے

....

نبی کے نام سے روشن ہیں دیپک میرے آنگن کے
نبی کے ذکر کی خوشبو سے میرا گھر مہکتا ہے

مزید براں آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء کی ضمن میں مستعمل صفات عالیہ کو پیکرِ موصوف بنا کر ایک نئے اور انوکھے طرز میں پیش کیا جس سے نعتِ پاک کی تاثیر میں خاطر خواہ زیادتی کے ہمراہ اس کی معنویت میں بھی نمایاں اضافہ ہو گیا ہے' یہ اسدؔ ثنائی کی شاعری کا اہم عنصر ہے جو ان کے ہم عصروں میں کم کم ہی دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ یہ اشعار گواہی دینے کے لیے کافی ہیں ملاحظہ ہوں۔

کروٹ بدلتا رہ گیا بستر تمام رات
آرام فرما کب مرے خیرالوریٰ ہوئے

....

اشارہ چاند کو چھونے جو نکلا
ہوا کافر کو اندازہ نبی کا

....

تشنگی چوکھٹ پہ ان کی سر جھکاتی ہے سدا
انگلیاں کیا ہیں نبی کی قلزم ذخّار ہیں

چوم کر ان کے پسینہ کا خیال
عود، صندل، مشک، عنبر نعت ہے
بھوک کی شدت پڑھے جس پر درود
پیٹ پر آقا کے پتھر نعت ہے
دست بستہ ہو کے کہتی ہے غزل
میں ہوں اک قطرہ سمندر نعت ہے
کٹ کے سر گستاخ کا خود کہہ اٹھا
تیغ فاروقی سراسر نعت ہے

....

خود ذوق بلالی کو یہ معلوم نہیں ہے
ہے نطقِ بلالی کی پرستار اذانیں

حاصلِ کلام یہ کہ اسدؔ ثنائی دورِ حاضر کے ممتاز جدید نعت گو شاعر ہیں کہ انہوں نے صنفِ نعت میں اپنا خصوصی مقام محفوظ کرلیا ہے، راقم الحروف ان کے تازہ مجموعۂ کلام ''عید منظر'' کی اشاعت پر مبارکباد دیتے ہوئے بارگاہِ رب العزت میں دعا گو ہے کہ وہ اسدؔ ثنائی کو اس مقدس راستے کو استقامت کے ساتھ سر کے بل طئے کرنے کی نیک توفیق عطا فرمائے، اور انہیں اس راہ کی دشواریوں کو بآسانی قابو پانے کی ہمتِ فکر و طاقتِ ذکر عطا فرمائے۔ آمین

❖❖❖

اکابرینِ ادب کی آراء

'مشک آسماں' (مطبوعہ ۲۰۰۶ء) کے حوالے سے......

➢ تمہارا مجموعۂ نعت ''مشک آسماں'' ملا۔ جزاک اللہ۔ نعت میں نئے مضمون پیدا کرنا اور حفظ مراتب رکھنا انتہائی مشکل ہے اور شاید اس سے بھی زیادہ مشکل بات یہ ہے کہ نعت میں حضور سرورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ کے تئیں سچی محبت جھلکے۔ آج کل نعت فیشن میں داخل ہوگئی ہے اور جہاں فیشن آیا وہاں صداقت رخصت ہوئی۔ تم نے ماشاء اللہ دل کی گہرائی سے حضور کو چاہا ہے اور دل کی گہرائی سے انھیں آواز دی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ آواز وہاں بھی سنی جائے اور ایک ہی لمحے کے لیے سہی حضور کے لبوں پر پسندیدگی کا تبسم جھلک اٹھے

بھڑک کے بجھ بھی گیا وہ کلیمیوں کے لیے
نگاہ مصطفوی میں تو طور زندہ ہے

سبحان اللہ یہ شعر ساری کتاب کا شاہ بیت ہے اور حالات حاضرہ پر کس قدر صادق آیا ہے۔

پروفیسر شمس الرحمن فاروقی، الہ آباد

- اسدؔ ثنائی کی نعتیں اپنے قافیوں اور ردیفوں کے ساتھ درِ رسول کی چوکھٹ بوسی سے بھی ہمکنار ہیں:

شنائے احمدِ مرسل کا موقعہ ہاتھ آیا ہے
جھکے ہیں قافیوں کے سر ردیفیں دست بستہ ہیں

قافیوں کے سر جھکانا ردیفوں کو دست بستہ کرنا ان کی قادر الکلامی کی دلیل ہے۔

حضرت سید شاہ محمد جمیلؔ الدین شرفی، حیدرآباد

- اسدؔ ثنائی صاحب نے ''جذبے'' اور ''اظہار'' کو اس خوبی سے آمیز (Blend) کیا ہے کہ دونوں کو علاحدہ کرنا مشکل ہے۔ یعنی ''من تو شدم تو من شدی'' والی اکائی اُبھر کر سامنے آ گئی ہے۔ اُن کے جذبہ اور اظہار میں کوئی دوئی نظر نہیں آتی۔ جس شان کا جذبہ ہے اُسی شان کا اظہار بھی ہے۔ جذبہ کی طرح اس کی لفظیات (Diction) بھی سطحی (Flat) اور عمومی (Common Place) نہیں ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ **مضطرؔ مجاز**، حیدرآباد

- اسدؔ ثنائی نے غزلوں کے علاوہ نعتوں میں بھی جدت طرازیاں دکھلائی ہیں، اسدؔ کا قلم نعت مصطفیٰ ﷺ رقم کرتے ہوئے عشق سے سرشار اور شدید جذبۂ شوق سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر راہیؔ فدائی، بنگلور

- آج پھر خار دار شاخ دل پر۔ غنچۂ گلاب صاحب مقام محمود کھلا۔ دیدہ زیب ہے اس کی نعتیہ نکہت۔ واقعی مشک آسماں ہے۔ اسدؔ ثنائی صاحب آپ کی کتاب ''مشک آسماں'' ان کے لیے نہیں ہے جو لوگ منہ پر آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہو گئے ہیں۔ بالیقیں حضور صلعم کثیر الخیر ہیں۔ اے اسدؔ ثنائی تمہیں طوف کعبہ و مدینہ نصیب ہو۔ **ساغر جیدی**، کڈپہ

- نعت جدید نہیں ہوتی البتہ لفظیات نئی ہوتی ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کی نعتوں میں فکر و فن کے ساتھ جو تازہ کاری ہے وہ کسی اور کو کم ہی نصیب ہے۔ **بیکل اتساہی، بلرام پور**

- اسدؔ ثنائی نے ایک مختصر سے عرصے میں اپنے مخصوص رنگ تغزل اور انفرادی نعتیہ کلام کے ذریعے اُردو کے سامعین اور قارئین کو متاثر کیا ہے۔ خصوصاً نعت گوئی کے میدان میں ان کا اپنا مخصوص طرز اظہار، انوکھی لفظیات اور جذبے کی شدت چونکا دینے والی ہے۔

پروفیسر محمد علی اثرؔ حیدر آباد

- اسدؔ ثنائی کے نعتیہ اشعار میں تکلف و تصنع، زبردستی لائے گئے صوتی زیر و بم، مضامین کی تکرار، لیک کی پیروی نہیں ملتی۔ ان کے اشعار میں تکلف و تصنع، نازک خیالی اور مبالغہ آمیزی کا شائبہ نہیں ملتا، ملتا ہے تو عشق رسول کا اظہار، عام فہم اور سلیس زبان میں۔ اسدؔ ثنائی کا نعتیہ اسلوب صدفی صد انفرادی ہے۔ **سکندر احمد، پٹنہ**

- روایتی نعت کی طرح ''مشکِ آسماں'' کی تخلیقات میں بھی بہت سے مضامین اپنے روایتی رنگوں کے حامل نظر آتے ہیں لیکن شاعر کی نکتہ بیانی ان رنگوں کو جدت اور عصریت کی طرف لے آتی ہے۔ کہتے ہیں ؎

اُردو زباں کا سورج کیسے غروب ہوگا

یہ مصرع کسی طرح نعتیہ اظہار کے دائرے میں نہیں آسکتا لیکن پورا شعر پڑھیے ؎

اُردو زباں کا سورج کیسے غروب ہوگا
نعت نبی کی اس میں شامل جو روشنی ہے

اسے کہتے ہیں نکتہ بیانی اور اسدؔ ثنائی نے اپنی نعتوں میں جگہ جگہ اس کا اظہار کیا ہے۔

سلیم شہزاد مالیگاؤں

- اسدؔ ثنائی نعتیہ غزل کے شاعر ہیں۔اُن کے عقیدے اور عشق میں ایک سانس کا فاصلہ بھی نہیں ہے۔ اُن کی نعتیں ایمانی شعور کی آئینہ دار ہوتی ہیں اور فنی لحاظ سے اُن کی قدر و قیمت اپنی جگہ ہے۔ ڈاکٹر سردار سلیمؔ حیدرآباد

- ''مشک آسماں'' بہت خوبصورت اور خوشبو۔نام، حمد و نعت کے شایان شان۔بیش تر متداول و مروج خیالات و مضامین نعت لیکن اکثر اظہار کی خوشگوار تازگی اور معنوی طرفگی کے ساتھ۔ شاہ حسین نہری، اورنگ آباد

- وابستگی کی کیفیات اور سرشاریٔ جذبات کا اظہار اسدؔ ثنائی کی نعتوں کا خاص وصف رہا ہے۔عقائد کی صحت میں بگاڑ نہ ہونے کی وجہ سے عرفؔی کی تیغ دودم پر چلنے میں انہیں دشواری نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط، یاوت محل

- ''مشک آسماں'' کو جستہ جستہ دیکھا ذہن و روح کو سرشاری حاصل ہوئی واقعی اس مجموعے کی سطر سطر نعت کی پاکیزگی اور جذبے کی طہارت سے منور و معطر ہے۔غزل کے مجموعے کے فوراً بعد نعتیہ مجموعے کی اشاعت قابل صد مبارکباد ہے۔ **ظہیر غازی پوری**، ہزاری باغ

- کتاب کے مطالعے کے بعد اس شش و پنج میں ہوں کہ کس کس شعر کی تعریف کروں۔ ایک تو عالمانہ انداز دوسرے نئی نئی زمینوں میں شعر کہنے کی للک۔کیا کہنے۔''مٹی'' جیسی معمولی ردیف میں کہی گئی اس قدر عمدہ نعت شریف آپ ہی کا حصہ ہے۔اور پھر یہ شعر ۔

ان کے ہاتھوں میں طبیعت کفر کی بھی موم ہو
جیسے داؤدی کمانیں بنتی ہیں فولاد سے

نعت شریف کے مضامین میں بھی آپ نے ندرت کا دامن نہیں چھوڑا۔

ظہیر ناصری، محبوب نگر

➢ اسد صاحب کے نعتیہ اشعار قرآن، حدیث اور بزرگان دین کے فرمودات اور حقیقی واقعات کی روشنی میں نہائے ہوئے ہیں۔ ان کی زبان سادہ و سلیس، عام فہم، اثر انگیز اور ان کا فن نعت گوئی، عروضی میزان پر کھرا اترنے والا ہے۔ **فاروق جائسی**، کانپور

➢ اسدؔ کی نعتوں میں بے پناہ عقیدت کے علاوہ تازگی کا احساس ملتا ہے۔ نعت میں طرح طرح سے اپنی عقیدتوں کا اظہار کیا گیا۔ لیکن اسدؔ کی عقیدت کی شدت اس وقت نظر آتی ہے جب وہ حضور ﷺ کے قدوم مبارک سے اوپر اپنی نظر نہیں اُٹھاتے۔

پروفیسر بیگ احساس، حیدرآباد

➢ اسدؔ ثنائی کی نعتوں میں صرف عقیدت اور جذبات نہیں ہیں بلکہ سیرت طیبہ کے مختلف گوشے اور حیاتِ مقدسہ کا حسن اشعار میں ڈھل گیا ہے۔ **قمرؔ سنبھلی**، دہلی

❖❖❖

باب تشکر

من لم يشكر الناس لم يشكر الله

پیرانِ من

سیدی و مرشدی حضرت مولانا سید شاہ عبداللطیف بادشاہ قادری لااُبالیؒ

سیدی و مرشدی شیخ التفسیر حضرت علامہ سید شاہ عبدالجبار قادری باقوی نیشاپوریؒ

سیدی و مرشدی حضرت مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین حسینی رضوی قادری شرفیؒ

پیشوائے من

مفتیِ اعظم ہند، فقیہ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عظیم الدین دامت برکاتہم

(صدر مفتی، جامعہ نظامیہ، حیدرآباد)

مولائے من

شہزادہ حضور غوث الثقلینؓ حضرت علامہ سید کاظم پاشاہ قادری الموسوی الجعفری الجیلانی دامت برکاتہم

(سجادہ نشین خانقاہِ موسویہ، حیدرآباد)

مقتدائے من

شیخ الاسلام حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم

(بانی و سرپرست عالمی تحریک منہاج القرآن، کینڈا)

شیخ من

پروفیسر شمس الرحمن فاروقی (الہ آباد)

استاذمن

حضرت علامہ ڈاکٹر ظہیر احمد باقوی راہیؔ فدائی (بنگلور)

رہبرو ہمرازمن

سردار سلیمؔ (حیدرآباد)

محبانِ من

پیرطریقت حضرت مولانا سید شاہ محمد رفیع الدین قادری شرفی مدظلہ (سجادہ نشین حضرت سید علیم شرفیؒ)

پیرطریقت حضرت مولانا سید شاہ محمد احسن الدین قادری شرفی (سجادہ نشین بارگاہِ شرفی چمن)

حضرت مولانا محمد رضی الدین معظمؒ (حیدرآباد)

حضرت مولانا قاری منیر احمد خان صاحبؒ (حیدرآباد)

محمد فاروق علی صدیقی رشید (صدر بزم صدیقین، حیدرآباد)

برادرم حضرت محمد جہانگیر احمد جاوید نقشبندی (دوحہ، قطر)

مولوی حافظ محمد وحید اللہ خان (شکاگو، امریکہ)

مولوی حافظ محمد سلیم قادری (نیو یارک، امریکہ)

شیخ عبید بن عثمان العمودی (بانی مکتبۂ اہل سنت و جماعت، حیدرآباد)

قاری محمد غوث محی الدین قادری (حیدرآباد)

یارانِ من

انور سلیم (حیدرآباد)

مولوی حافظ سید بشیر احمد ثنائی (کڈپہ)

مفتی حافظ سید سعید احمد باقوی (کڈپہ)

مولوی ٹی۔ بشیر احمد ثنائی (کڈپہ)

عزیزانِ من

محمد ذکی الدین لیاقت (ممتاز کمپیوٹرس، حیدرآباد)

محمد وقار الدین (الامین گرافکس، حیدرآباد)

افتخار احمد نوید (حیدرآباد)

حافظ محمد رضوان حسناتی (رضوان گرافکس، حیدرآباد)

محمد واجد (سردار گرافکس، حیدرآباد)

اور

قارئینِ من

نیز

جانِ من

تسنیم قریشی

دخترانِ من

امۃ الحمد قریشی تحریم (زوجۂ محمد محمود علی) و امۃ اللہ قریشی تکریم

فرزندانِ من

محمد مستنصر علی قریشی سعد، محمد انصار علی قریشی فہد

برادرانِ من

انوارعلی قریشی و تراب علی قریشی اور فضیلت علی قریشی

کا

سپاس گزار ہوں کہ ان سب کی محبتوں، عنایتوں اور کرم فرمائیوں نے اس کتاب 'عیدمنظر' کے مرحلے مجھ پر آسان کردیئے۔ **فجزاکم اللہ خیرالجزاء**

*

عنبر منظر

قاضی اسد ثنائی